

گلزارِ اجگر

مرتبہ :

ڈاکٹر معین الدین عقیل

کلمات
از بزار

محمد مہدی واصف مدراسی

گلزارِ اجتناب

مرتبہ :
ڈاکٹر معین الدین عقیل

زیر اہتمام
بہادر یار جنگ اکادمی
سراج الدولہ روڈ بہادر آباد کراچی فون ۴۹۳۳۳۶

URDU ADAB DIGITAL LIBRARY (BAIG_RAJ)

اُردو ادب ڈیجیٹل لائبریری (بیگ راج)



اُردو ادب ڈیجیٹل لائبریری میں تمام ممبران کو خوش آمدید
اُردو ادب کی پی ڈی ایف کتابوں تک با آسانی رسائی کیلئے
ہمارے واٹس ایپ گروپ اور ٹیلی گرام چینل کو جوائن
کریں۔ اور با آسانی کتابیں سرچ اور ڈاؤنلوڈ کریں۔

واٹس ایپ: +92-307-7002092

TELEGRAM - [HTTPS://T.ME/JUST4U92](https://t.me/just4u92)

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ

کتاب	کلمات آبدار
طبع اول	ستمبر ۱۹۹۹ء
مرتب	ڈاکٹر معین الدین عقیل
سرورق	گلزار صنم
کمپوزنگ	ادارہ نفیس چند ریگر روڈ فون ۲۶۲۸۵۳۳
طالع	احمد برادر س ناظم آباد
ناشر	بہادر یار جنگ اکادمی سراج الدولہ روڈ بہادر آباد
قیمت	۶۰ روپے

زیر اہتمام

رشید شکیب (رکن انتظامی بہادر یار جنگ اکادمی)

مندرجات

۹	تعارف و حواشی	مقدمہ
۲۵	کلمات آبدار	متن
۵۹		تعلیقات
۶۵		شجرہ ہائے خاندان

محرم پروفیسر شفقت رضوی صاحب کی نذر

تعارف و حواشی

تعارف

محمد مہدی واصف (۱۸۰۲ء - ۱۸۷۳ء) مدراس کے ایک علمی خاندان کے نمائندہ فرد اور خود علم و فضل اور شعروادب میں اپنی تصنیفات کے باعث ایک ممتاز مقام کے حامل رہے۔ ان کے والد محمد عارف الدین خاں رونق (۱۷۷۸ء - ۱۸۵۳ء) حافظ محمد معروف برہانپوری کے فرزند تھے، جنہوں نے نواب محمد علی خاں والا جاہ اول (۱۷۳۸ء - ۱۷۹۵ء) کی جانب سے اپنے علم و فضل کی قدردانی کے باعث برہانپور سے منتقل ہو کر مدراس میں سکونت اختیار کر لی تھی (۱)۔ ان کے جد اعلیٰ موصول (عراق) سے ہندوستان وارد ہوئے تھے اور شادی آبادی (مانڈو) کو اپنا وطن بنایا تھا۔ عارف الدین خاں رونق مدراس میں پیدا ہوئے (۲)، تعلیم و تربیت مولوی محمد اسماعیل، حاجی محمد مقیم، غلام محی الدین معجز (۱۷۵۹ء - ۱۸۱۳ء)، محمد باقر آگاہ (۱۷۳۵ء - ۱۸۰۵ء) جیسے اساتذہ سے حاصل کی۔ اپنے ذوق علمی اور ادب و شعر سے دلچسپی کے باعث غلام حسین خاں، عمدۃ الامراء نواب والا جاہ دوم (۱۷۹۵ء - ۱۸۰۱ء) کی مصابحت کے مقام تک پہنچے۔ یہ تاج الامراء علی حسین خان ماجد (۱۷۷۳ء - ۱۸۰۱ء) کے اتالیق بھی رہ چکے تھے۔ عمدۃ الامراء کے انتقال کے بعد یہ کڈپہ، بلاری اور چتور میں بحیثیت فشی خدمات انجام دیتے رہے اور کچھ عرصہ سرتھامس منرو (MONRO Sir THOMS) گورنر مدراس (۱۸۲۰ء - ۱۸۲۷ء) کے دفتر سے بھی منسلک رہے (۳)۔ قادر الکلام شاعر تھے، چنانچہ مدراس کے افضل الشعراء محمد حسین خان راقم (۱۸۱۷ء - ۱۸۸۵ء) کے توسط سے نواب والا جاہ غلام غوث بہادر (۱۸۲۳ء - ۱۸۵۹ء) (۴) کی مجلس شعراء کے رکن بنے۔ ان کا دیوان مطبوعہ ہے (۵) انہوں نے چار فرزند یادگار چھوڑے: ایک محمد مہدی واصف، دوسرے غلام زین العابدین تیسرے حافظ رشید الدین اور چوتھے مولوی حمید الدین۔

واصف ۱۲۱۷ھ / ۱۸۰۲ء میں پیدا ہوئے (۶) تعلیم اپنے والد کے زیر سایہ حاصل کی۔ مفتی سید عبدالرحمن (۷) (متوفی ۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۰ء) مولوی یوسف علی خاں (۸)، شیخ محمد مکی (۹)، محمد عبدالوہاب محدث مدار الامراء (۱۰)، اور سید عبدالقادر حسینی (متوفی ۱۲۸۱ھ / ۱۸۶۳ء) (۱۱) ان کے اساتذہ تھے۔ ۱۷ برس کی عمر میں انہوں نے اپنی تعلیم مکمل کی۔ مذکورہ اساتذہ سے حصول علم کے علاوہ انہوں نے ترچنا پلی کے بزرگ مولوی سید جام غلام واعظ نقشبندی سے بیعت کی اور طریقہ قادریہ کی اجازت و خلافت حاصل کی (۱۲) پھر بعد میں اپنے زمانہ قیام حیدر آباد، ۱۸۵۳ء تا ۱۸۷۳ء میں مولانا محمد مسکین شاہ (متوفی ۱۸۹۶ء) سے بیعت کی (۱۳)۔ وہ اردو کے علاوہ عربی و فارسی پر عبور رکھتے تھے اور ترکی، سنسکرت، تہلنگی، کنڑی اور ملیالم سے بھی واقف تھے۔ انگریزی بھی سیکھ لی تھی۔ چنانچہ فراغت تعلیم

کے بعد مولوی تراب علی نامی (۱۷۷۷ء-۱۸۲۷ء) کی وساطت سے، جو فورٹ سینٹ جارج کالج میں مدرس تھے (۱۳) نووارد انگریزوں کے عربی و فارسی کے مدرس مقرر ہوئے اور ۱۷ سال تک یہ خدمت انجام دیتے رہے اور وظیفہ پر سبکدوش ہوئے (۱۵) اس کالج کے زمانہ تدریس میں انھوں نے ”حکایات دل پسند“، ”لطائف عجیبہ“ اور ”حکایات نادرہ“ ترتیب دیں، جو کالج کی نصاب میں شامل ہوئیں (۱۶)۔ یہاں سے سبکدوشی کے بعد وہ ۱۸۴۵ء سے محکمہ عالیہ والہ جاہی میں مترجم کی حیثیت سے خدمات انجام دینے لگے اور نواب غلام غوث خاں والہ جاہ کی مصاحبت اور ان کی بزم شعر کے رکن بنے۔ ۱۸۵۳ء میں نواب کے انتقال کے بعد حیدر آباد منتقل ہو گئے اور وہاں کی معروف درس گاہ ”مدرسہ دارالعلوم“ میں عربی کے مدرس مقرر ہوئے۔ وہیں حیدر آباد میں ۱۲۹۱ھ / ۱۸۷۳ء میں انتقال کیا۔ (۱۷)

ان کی اخلاف میں پانچ فرزند تھے: عبدالباسط عشق (۱۸۲۰ء-۱۸۸۳ء)، عبدالعزیز کاشف (۱۸۵۹ء)، عبدالرحمن یاد، عبدالکریم فطرت اور عبدالعلی والہ (۱۸۳۱ء-۱۸۹۳ء)۔ ان فرزندوں نے اپنے اسلاف و اکابر کی علمی روایت کو آگے بڑھایا۔ ان میں سے عشق اور والہ کی تصانیف مطبوعہ ہیں (۱۸)۔ عبدالکریم کا تخلص فطرت ان کے شغلِ سخن کو ظاہر کرتا ہے (۱۹)۔ عبدالباسط اور عبدالرحمن کی ذہانت اور علمی دلچسپی کا اعتراف خود و اصف نے ”حقیقۃ المرام“ میں کیا ہے (۲۰)۔ ان میں سے عبدالباسط عشق کے چار فرزندوں میں سے ایک ملا عبدالقیوم (۱۸۵۳ء-۱۹۰۶ء) نے مملکت آصفیہ حیدر آباد میں اپنے علم و فضل اور اپنی قومی و تعلیمی خدمات کے باعث بڑی ناموری حاصل کی اور مشاہیر اسلام اور اکابر ہند سے ان کے قریبی روابط رہے (۲۱)۔ اور دوسرے فرزند عبدالحئی (۱۸۲۵ء-۱۹۱۶ء) شاعر تھے اور وصف تخلص تھا (۲۲)۔ ملا عبدالقیوم کے فرزندوں ملا عبدالباسط صائب، حسن عبدالقدوس (متوفی ۱۹۳۷ء)، عبدالرحمن (متوفی ۱۹۵۰ء)، حسین عبدالمنعم (۱۸۸۰ء-۱۹۶۲ء) میں سے ملا عبدالباسط نے شہرت و امتیاز پایا۔ وہ مملکت آصفیہ میں منصف کے عہدے پر فائز تھے۔ حد درجہ علمی شغف کے مالک تھے۔ چنانچہ اپنے اجداد میں سے عارف الدین خاں رونق، عبدالباسط عشق اور عبدالحئی وصف کے دواوین مع حالات مرتب کر کے شائع کیے (۲۳)۔

واصف نے ساری زندگی اپنے بزرگوں کی علمی روایات کے تسلسل کو آگے بڑھانے میں گزار دی اور تصنیف و تالیف کا مشغلہ مستعدی سے جاری رکھا۔ وہ عربی، فارسی اور اردو میں کثیر کتابوں کے مصنف تھے۔ فارسی و اردو میں فکرِ سخن کرتے تھے۔ فارسی میں واصل اور اردو میں مسکین تخلص تھا۔ ان دونوں زبانوں میں ان کے دیوان مطبوعہ ہیں۔ عربی، فارسی و اردو کے علاوہ ترکی زبان

میں ایک تصنیف ”تاریخ واصف“ (۲۳) اور انگریزی زبان کے تعلق سے ایک انگریزی لغت (۲۵) ان سے یادگار ہیں۔ ایک بیان کے مطابق ان کی تصنیفات کی تعداد تین سو کے لگ بھگ تھی (۲۶)۔ سخاوت مرزا نے ان کی ۵۳ کتابوں کی فہرست درج کی ہے (۲۷)۔ ان کے علاوہ کچھ اور کتابوں کے نام بھی ملتے ہیں۔ ان کی کل تصانیف میں ان مطبوعات کا ذکر ملتا ہے:

”حدیقتہ المرام“ (عربی) ”علمائے مدارس کا تذکرہ“ (۲۸) ”تہذیب الاخلاق“ ”ملاحسین واعظ کاشفی کی تصنیف ”اخلاق محسنی“ کے چند ابواب کا عربی ترجمہ (۲۹) ”فراستہ الانسان فی نصائح اللقمان“ ”مدارس کے محمد اعظم علی خاں کی فارسی تصنیف ”النصائح اللقمانیہ“ کا عربی ترجمہ (۳۰) ”لولوئے منشور فی آداب زیارة القبور“ (عربی) (۳۱) ”مطالب الفرقان“ اشاریہ قرآن حکیم (۳۲) ”دلیل ساطع“ (فارسی) ”فرہنگ مترادفات اردو ہندی“ ”سکرت“ (۳۳) ”حسن خطاب ورد جواب“ ”مدارس کے افضل الشعرا محمد حسین خاں راقم کے ساتھ ایک علمی محکمہ (۳۴) ”ذخیرۃ العقبی فی شرح اسماء الجبسی“ (فارسی) (۳۵) ”وسیلۃ النجات“ (فارسی) ”شرح اسماء نبی کریم (۳۶) ”شرائط تعلقداری“ (فارسی) (۳۷) ”دیوان واصف“ (فارسی) (۳۸) ”روضہ رضواں“ (اردو دیوان) (۳۹) ”منہاج العابدین“ ”امام غزالی کی تصنیف ”کیمیائے سعادت“ کا اردو ترجمہ (۴۰) ”شعار المتقین“ (اردو) (۴۱) ”دیوان مسکین“ (اردو) (۴۲) ”املا نامہ واصفی“ (اردو) (۴۳) اور ”انیس الذاکرین“ ”حالات اولیائے کرام (۴۴)۔

چند اور مطبوعات کا ذکر سخاوت مرزا کی مرتبہ فہرست میں موجود ہے، لیکن تفصیلات درج نہیں۔ ”نیایدنوشت“ (فارسی) ”معدن دانش“ (اردو) ”فضائل جمعہ القول الثمین فی احقالتابین“ ”زبدۃ الاخلاق“ (اردو) ”رسالۃ خوف خدا“ (اردو) ”فصل الخطاب وامفتاء نکاح“ سنی و شیعہ ”جواہر المصاہر“ ”ڈکشنری انگریزی“ ”شمع و پروانہ“ (نظم) (۴۶)۔

اسی فہرست میں ان مزید کتابوں کا ذکر ہے جو غیر مطبوعہ ہیں: ”تذکرۃ شاعراں“ ”برزخ نامہ“ ”ترجمہ ”دارالختار“ ”مطلوب الاطباء“ ”تاریخ واصف“ (ترکی) ”مجمع الامثال“ (اردو نثر) جب کہ ”معدن الجواہر“ (تذکرہ شعرائے فارسی) (۴۷) ”توصیف النبی“ (۴۸) ”روضتہ العابدین“ ”رقعات واصف“ ”حقیقت ایمان“ (تصوف) ”ترجمہ ”اسوہ عشرہ“ (نثر اردو) (۴۹) ”ترجمہ تفسیر جلالین تحت اللفظی الموسوم بہ موضح القرآن“ (۵۰) ”جواہر الفوائد“ (فارسی) احادیث نسبت اخلاق و تصوف ”کنز الرموز“ (نثر اردو) ”انوار المشوقین“ (۵۱) ”الرسالت البہیمۃ الدافعہ نسبتہ المرجعہ الی الحنفیہ“ ”الاسقاط الظہر بسبب الجمعۃ فی ملک مکہ“ ”ظفر المقلدین“ ”باقی ہوس“ ”اللہ بس“ ”مناظر اللغات“ (فارسی اردو) (۵۲) ”دلیل الشعراء“ ”لغت محاورات

فارسی و ضرب الامثال کے ساتھ کوئی صراحت نہیں کی گئی۔ ان تصانیف کے علاوہ ”آداب الصالحین“، ”خلاصۃ التکمیل“ اور ”تحسین الاخلاق“ کے بارے میں تحریر کیا ہے کہ ان تصانیف کا پتہ نہیں چل سکا۔ جب کہ ڈاکٹر افضل الدین اقبال نے ان میں سے ”آداب الصالحین“ (۵۳) اور ”خلاصۃ التکمیل الایمان ہندی“ (۵۴) اور پھر ”مناظر اللغات“، ”ترجمہ اللغات“، ”ترجمہ کیمیائے سعادت“، ”رسالہ اخلاق النبی“، ”رسالہ تعبیر خواب“ (۵۵)، ”منہاج العابدین“، ”شادی نامہ“ (۵۶)، ”نیا ید نوشت“، ”ترجمہ جلالین“، ”طریق الہدی فی سنن المصطفیٰ“، ”نفاہت کلام“ (۵۷)، ”انسان کامل“ (۵۸)، ”فصل الخطاب“، ”انیس الذاکرین“، ”خن بشنو“، ”توصیف النبی“، ”ترجمہ اسوۂ عشرہ“، ”نماز المتقین“، ”روضہ رضواں“ پر مفصل تعارفی شذرات تحریر کیے ہیں (۵۹)۔ ان میں سے ”خن بشنو“ (۶۰)، ”نماز المتقین“ (۶۱)، ”طریق الہدی فی سنن المصطفیٰ“ (۶۲) اور ”رسالہ اخلاق النبی“ (۶۳) کا ذکر کہیں اور نہیں ملتا۔ واصف کی چند اور تصانیف کا کچھ اور ماخذ سے بھی پتہ چلتا ہے:

عبدالجبار خان ملکا پوری نے ان کی تصانیف میں ایک تصنیف ”گلزار اعظم“ کا ذکر کیا ہے، لیکن تفصیلات درج نہیں کیں (۶۴)۔ ”رسالہ چار موسم“ (۶۵) اور ”منظر الاعجاز“ (۶۶) بھی ان کی تصانیف بتائی جاتی ہیں۔ ڈاکٹر افضل الدین اقبال نے ان کی ایک اور تصنیف ”حکایات لطیفہ“ کا سراغ لگایا ہے جو عربی سے اردو ترجمہ ہے (۶۷)۔

واصف کی ایک اور تصنیف ”رقعات واصف“ کا ذکر سخاوت مرزا نے کیا ہے (۶۸) لیکن کوئی تفصیل نہیں بتائی۔ اس تصنیف کا ذکر کہیں اور بھی نہیں ملتا۔ ڈاکٹر افضل الدین اقبال نے ان کے متعدد خطوط کا حوالہ دیا ہے، لیکن یہ مرتب اور مطبوعہ نہیں (۶۹)؛ جب کہ ”رقعات واصف“ مطبوعہ ہے اور ”رقعات واصفی“ کے نام سے ہفتم ماہ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ کو کارخانہ جامع الاخبار، مدارس سے باہتمام سید رحمت اللہ شائع ہوئی تھی، مگر قریب قریب نایاب ضرور ہے۔ اس کا ایک مطبوعہ نسخہ ”جامعۃ العلوم الشنائیہ“ کڈپا کے کتب خانہ میں موجود ہے، لیکن اس کے کم از کم دو اوراق ضائع ہو گئے ہیں (۷۰)۔ راقم کے ذخیرہ مخطوطات میں اس کا ایک مکمل قلمی نسخہ موجود ہے، جو واصف کے انتقال ۱۳۹۰ھ / ۱۸۷۳ء سے چار برس قبل، جب کہ وہ حیدر آباد (دکن) میں رہائش پذیر تھے ۱۳۸۶ھ میں حیدر آبادی میں کتابت ہوا تھا۔ ترقیمہ کی عبارت یہ ہے:

بتاریخ ششم ربیع الاول ۱۳۸۵ ہجری مقدسہ روز جمعہ در بلدہ

فرخندہ بنیاد حیدر آباد منقول گردید۔

نسخہ مکمل اور عمدہ حالت میں ہے اور پختہ و صاف نستعلیق میں کتابت ہوا ہے۔ اور یہ تقریباً

۹x۱۲۶۵ س م سائز کے ۲۳ اوراق ۴۵ صفحات پر مشتمل ہے۔

اس میں کل ۱۰۴ رقصات شامل ہیں، انھیں مصنف نے اپنے مرشد سید جام عالم، اپنے برادر، اپنے فرزند اور اپنے کسی دوست کے نام تحریر کیا ہے۔ صرف رقعہ ۲ میں انھوں نے اپنے مکتوب الیہ (سید جام عالم) کو نام سے مخاطب کیا ہے، ورنہ بالعموم اپنے مرشد کے لیے صرف القاب استعمال کیے ہیں۔ یا اپنے فرزند کو فرزند ارجمند اور بھائی کو برادر عزیز القدر سے خطاب کیا ہے۔ یہ القاب بدلتے بھی رہے ہیں۔ اور متعدد رقصات القاب کے بغیر بھی راست شروع ہو جاتے ہیں اور سابقہ رقعہ یا رقصات کا تسلسل معلوم ہوتے ہیں۔ چند رقصات اپنے کسی دوست کے نام بھی تحریر کیے ہیں، جن کے نام کا پتہ نہیں چلتا۔ اسی طرح اپنے جس فرزند کو وہ مخاطب کرتے ہیں، ان کے بارے میں پتہ نہیں چلتا کہ وہ ان کے کون سے فرزند ہیں؟

ان رقصات کو خود مصنف نے ”کلمات آبدار“ کا عنوان دیا ہے، اور متن اسی عنوان سے شروع ہوتا ہے۔ ان رقصات کے موضوعات کا تعلق ذاتی زندگی اور شخصی و نجی معاملات سے قطعی نہیں، تقریباً یہ سب ہی فکر و دانش، علم و حکمت اور اخلاق و موعظت پر مشتمل اور بے حد جامع و مختصر ہیں اور ان سب میں رقعہ نگار کے علم و تجربہ اور دانش و حکمت کا نچوڑ سمایا ہوا ہے۔

قلمی اور مطبوعہ نسخوں میں کوئی خاص اختلاف موجود نہیں، لیکن مطبوعہ میں مصنف کا تحریر کردہ ابتدائیہ موجود ہے، مگر مذکورہ مطبوعہ نسخہ میں تمہید کا صرف پہلا صفحہ موجود ہے، جب کہ اس کے بعد کم از کم ایک ورق ضائع ہو گیا ہے (۱۷)۔ متن آغاز سے موجود ہے، لیکن اس کا بھی آخری ورق ضائع ہوا ہے۔ رقعہ نمبر ۱۰۲ نا تمام رہ گیا ہے اور عبارت ”حصہ بقدر جہد اش ارزانی دارند“ پر متن کا خاتمہ ہوتا ہے۔

اشاعت کے باوجود اس نسخہ کے نقل ہونے سے اس کی مقبولیت اور اس کی کیابی دونوں کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ اب چوں کہ یہ تصنیف قریب قریب نادر و نایاب ہے، لیکن اپنے مصنف و موضوع کے لحاظ سے اہمیت و افادیت کی حامل ہے، اس لیے اس کی نایابی کے پیش نظر اسے ضروری حواشی کے ساتھ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ یقین ہے کہ قارئین ان مکتوبات کو کلمات آبدار ہی پائیں گے:

حواشی

- ۱- حالات کے لیے: علی رضا رائق "گلدستہ کرناٹک" ص ۵۸-۵۹، مخزنہ: کتب خانہ ایٹانک سوسائٹی، کلکتہ، قدرت اللہ گویا موسیٰ "نتائج الافکار" (بمبئی، ۱۳۳۶ھ) ص ۲۹۷-۲۹۸، علی حسن خان "صبح گلشن" (بھوپال، ۱۹۹۵ھ) ص ۱۸۴-۱۸۵، محمد منور بہادر گوہر "سخن وارن بلند فکر" (مدراس، ۱۹۳۶ء) ص ۱۷۳-۱۷۷، عبد الجبار ملکاپوری "تذکرہ شعرائے دکن" (حیدر آباد دکن، ۱۳۲۹ھ) ص ۳۶۸-۳۷۰۔
- ۲- حافظ محمد معروف کے ایک اور فرزند معین الدین زور آور علی خاں بھی تھے، وہ علم دین اور طریقت میں امتیاز رکھتے تھے۔ میر محمد علی واعظ اور حضرت بادشاہ سے بیعت تھے اور امراء میں ان کی قدر و منزلت تھی۔ محمد مہدی واصف "حدیقہ المرام" اردو ترجمہ سخاوت مرزا (کراچی، ۱۹۸۲ء) ص ۷۶۔
- ۳- محمد یوسف کوکن ARABIC AND PERSIAN IN MADRAS (مدراس، ۱۹۷۳ء) ص ۳۰۱-۳۰۲۔
- ۴- ونیز، مصنف: "تذکرہ گلزار اعظم" اور "تذکرہ صبح وطن" مطبوعہ مدراس، علی الترتیب، ۱۸۵۶ء-۱۸۳۲ء۔
- ۵- مرتبہ: محمد عبد الباسط، مطبوعہ حیدر آباد، ان کی ایک اور تصنیف "انشائے معروف" جو عاصم خان مبارز جنگ عمدۃ الامراء اور دیگر کے نام مکاتیب کا مجموعہ ہے، مدراس کے مدرسہ محمدی کے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔ محمد یوسف کوکن، ص ۳۰۱۔
- ۶- نواب غلام غوث خاں کے مذکورہ تذکرے ہم عصر ماخذ ہیں، ونیز عبد الجبار خاں ملکاپوری "تذکرہ شعرائے دکن" (حیدر آباد، ۱۳۲۹ھ) ص ۱۱۲۵-۱۱۲۶، گوہر، جلد دوم ص ۱۱۲-۱۱۳، سخاوت مرزا، مقدمہ، تصنیف مذکور، علیم صبا نویدی، "نعل ناڈو کے صاحب تصنیف علماء" (مدراس، ۱۹۹۳ء) ص ۹۰-۹۳۔
- ۷- "حدیقہ المرام" ص ۵۷۔
- ۸- "ایضاً" ص ۵۷۔
- ۹- "ایضاً" ص ۷۳۔
- ۱۰- "ایضاً" ص ۵۷۔

- ۱۱۔ سخاوت مرزا، ص ۷
- ۱۲۔ ”حدیقتہ المرام“ ص ۳۱ ”تذکرہ شعرائے دکن“ ص ۱۲۶
- ۱۳۔ ”حدیقتہ المرام“ ص ۷۷، مولانا محمد مسکین شاہ کے حالات کے لیے: محمد سلیمان علوی
- ”تشکرنامہ“ حصہ سوم (آگرہ، ۱۹۰۰ء) ص ۱۹-۲۱
- ۱۴۔ گوہر، جلد اول ص ۱۱۲-۱۱۳، علیم صبا نویدی، ص ۶۵-۶۶
- ۱۵۔ نواب غلام غوث خان ”تذکرہ گلزار اعظم“ ص ۳۸۹، گوہر، جلد دوم، ص ۱۸۳، ڈاکٹر افضل الدین اقبال، ”فورٹ سینٹ جارج کالج: دکنی زبان و ادب کا ایک اہم مرکز“ (حیدر آباد دکن ۱۹۷۹ء) ص ۹۵-۱۲۹
- ۱۶۔ ڈاکٹر افضل الدین اقبال ”مدراس میں اردو کی نشوونما“ (حیدر آباد دکن، ۱۹۷۹ء) ص ۲۸۵، محمد عمر الیافعی کے مطابق واصف نے ”امثال لقمان“ کا راست انگریزی سے نثر فارسی میں ”حکایات دل پسند“ کے نام سے ترجمہ کیا تھا، جو ہندوستان و دکن کے نصاب میں شامل رہنے کے باعث بارہا چھپتا رہا، بحوالہ: ”فخر قوم ملا عبدالقیوم“۔ اشاعت خصوصی مجلہ نظامیہ“ (حیدر آباد دکن، ۱۹۳۹ء) ص ۱۸۹، اولاً ”یہ مدراس سے ۱۲۶۳ھ/۱۸۴۴ء میں شائع ہوئی تھی۔ پھر یہ دوبارہ ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء میں فولکشور سے شائع ہوئی۔ افضل الدین اقبال ”حکایات لطیفہ“۔ (حیدر آباد دکن، ۱۹۹۳ء) ص ۱۷
- ۱۷۔ تفصیلات کے لیے ”تذکرہ گلزار اعظم“ ص ۳۹۷-۳۹۹، محمد یوسف کوکن، ص ۴۰۴ و بعدہ، سخاوت مرزا، مقدمہ، مظفر حسین سلیمانی ”حیات مسیح“ (لکھنؤ، ۱۹۱۱ء) ص ۱۱۹ میں سنہ وفات ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵ء درج ہے، جب کہ واصف کے فرزند عبدالعلی والہ نے واصف کے انتقال پر یہ قطعہ تاریخ کہا تھا:
- مہدی واصف رجب کی تیسویں فضل حق سے مورد رحمت ہوئے
سال رحلت ان کا والہ نے کہا آج واصف داخل جنت ہوئے
- مشمولہ: منور خان گوہر، جلد دوم ص ۱۸۳
- ۱۸۔ مظفر حسین سلیمانی، ص ۲۰۱، محمد یوسف کوکن ص ۴۱۰، محمد عبدالباسط عشق ”ترانہ عشق“ مرتب: ملا عبدالباسط (حیدر آباد دکن، ۱۳۵۹ھ)، مقدمہ، پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے۔ ان کے والد نے ”تذکرہ حدیقہ المرام“ میں ان کی علم طب میں ان کی مہارت اور ان کی عربی، فارسی اور انگریزی زبان میں ان کی لیاقت کا اعتراف کیا ہے۔ ص ۶۰۔ وہ ایک ہفتہ وار اخبار ”تمیز الاخبار“ بھی نکالتے تھے۔ ملا عبدالباسط، ص ۳، زندگی کا بیشتر حصہ مدراس

اور میسور میں گزار کر ۱۲۷۹ھ / ۱۸۶۲ء میں حیدر آباد منتقل ہوئے۔ ایضاً ”ص ۳“ اولاً“ وہاں دفتر دیوانی میں سرشتہ دار ہوئے پھر سالار جنگ کے قائم کردہ عجائب خانہ میں مہتمم ہو گئے۔ ایضاً ”ص ۵۔ ان کا ذکر درج ذیل مآخذ میں بھی ملتا ہے: سید مرتضیٰ بینش ”تذکرہ اشارات بینش“ (مدراس ۱۲۶۵ھ) ص ۱۳۲، غلام غوث خاں ”تذکرہ گلزار اعظم“ ص ۲۶۳، عبد الجبار آصفی ”تذکرہ شعرائے دکن“ حصہ دوم، ص ۸۵۳، عبد العلی والہ سے ”انشائے والہ“، ”کلام والہ“ اور ”دیوان والہ“ بعنوان ”چہستان بہشت“ (تینوں مطبوعہ حیدر آباد دکن، ۱۳۱۲ھ) اور شرح دیوان غالب ”وثوق صراحت“ (حیدر آباد دکن، ۱۳۱۳ھ) یادگار ہیں۔ انھوں نے سعدی، حافظ اور فیضی کی شرحیں بھی لکھی تھیں، جو شائع نہ ہوئیں۔ غلام صدیقی گوہر ”تزک محبوبیہ“ جلد دوم (حیدر آباد دکن، ۱۳۲۱ھ) دفتر ہفتم، ص ۱۶۹

۱۹۔ ”حقیقۃ المرام“ کے خاتمے، ص ۸۰ میں اردو میں اور واصف کی ایک دوسری تصنیف ”حسن خطاب و رد جواب“ کے آخر میں ان کا فارسی قطعہ تاریخ شامل ہے۔ مشمولہ محمد یوسف کوکن، ص ۴۰۷۔ ڈاکٹر افضل الدین اقبال ”حکایات لطیفہ“ مرتبہ (حیدر آباد دکن، ۱۹۹۳ء) ص ۲۹ نے ان کا تخلص ”والا“ بتایا ہے اور ان کے متعدد قطعات تاریخ کی نشاندہی کی ہے۔ پھر ان کی تصانیف ”تاریخ عزیز دکن“، ”تحفہ“ اور ”اخلاق عزیزی“ پر تفصیلی شذرات تحریر کیے ہیں۔ ایضاً ”ص ۲۹-۳۳

۲۰۔ ص ۶۰-۶۱

۲۱۔ ان کے حالات کے متعدد مآخذ کے علاوہ، ان کے فرزند ملا عبد الباسط کا مرتبہ ”مجلہ نظامیہ“ اشاعت خصوصی، بعنوان: ”فخر قوم، ملا عبد القیوم“ (حیدر آباد دکن، ۱۹۳۹ء) مفصل ہے۔

۲۲۔ ان کے ”دیوان وصف“ کو بھی ملا عبد الباسط نے مرتب کیا تھا، مطبوعہ حیدر آباد دکن، ۱۲۶۰ھ، حالات کے لیے مقدمہ و نیز غلام صدیقی گوہر، دفتر ہفتم، ص ۹۔ انھوں نے فن تاریخ گوئی پر ایک کتاب بھی تصنیف کی تھی، جو شائع نہ ہوئی۔ ملا عبد الباسط، ”دیوان وصف“ مقدمہ، ص ۱۹، پیدائش مدراس میں ہوئی۔ انجینئری کی تعلیم حیدر آباد میں شروع کی۔ ساتھ ہی فارسی ادب کے مطالعہ میں دلچسپی لی اور شاعری کرنے لگے۔ فراغت تعلیم کے بعد سرشتہ بندوبست میں ملازم ہو گئے، جہاں سے ترقی پا کر دوم تعلقدار اور پھر تعلقدار ہو گئے، ملا عبد الباسط نے مقدمہ مذکورہ میں تاریخ گوئی میں ان کی مہارت کی متعدد مثالیں درج کی

۲۳۔ اور ایک دوسرے فرزند حسن عبدالقدوس (متوفی ۱۹۴۷ء) کے داماد محمد عمر مہاجر (۱۹۱۷ء-۱۹۷۷ء) نے مملکت آصفیہ کے دور آخر میں اپنے حسن خطابت کے باعث ناموری حاصل کی۔ تصانیف میں غالب کے فارسی مجموعہ مکاتیب ”پنج آہنگ“ کا اردو ترجمہ (کراچی، ۱۹۷۰ء) اور مقالات کا ایک مجموعہ ”ادب اور ادیب“ جسے ان کی دختر فریہ عقیل نے مرتب کیا (کراچی، ۱۹۸۳ء) ان سے یادگار ہیں۔ ملا عبدالقیوم کی ایک دختر احمد النساء بیگم، ڈاکٹر سید عبداللطیف (۱۸۹۱ء-۱۹۷۱ء) سے بیاہی گئیں، جنہوں نے معروف دانشور اور بلند پایہ مصنف کی حیثیت میں شہرت پائی۔ متعدد انگریزی کتابوں کے مصنف اور مولانا ابوالکلام آزاد کی تفسیر قرآن ”ترجمان القرآن“ کے مترجم تھے۔ ایک ادارہ ”انڈو اسلامک کلچرل انسٹی ٹیوٹ“ (حیدر آباد دکن) کی تشکیل بھی ان سے یادگار ہے۔

۲۴۔ سخاوت مرزا، ص ۱۱

۲۵۔ ایضاً۔ نواب عزیز جنگ ولا کا بیان ہے کہ انگریزی میں ان کی قابلیت اعلیٰ درجے کی تھی اور یہ کہ وہ فرانسیسی بھی جانتے تھے۔ ”تاریخ النواظ“ (حیدر آباد دکن، ۱۹۰۵ء) ص ۳۴۔

۲۶۔ حیدر آباد دکن کے ایک فاضل ابو محمد عمر الیافعی کا یہ بیان سخاوت مرزا نے درج کیا ہے، ص ۸

۲۷۔ ص ۹-۱۱ اس فہرست میں ۳۳ اور ۴۴ نمبر کے تحت غالباً ایک ہی تصنیف ہے اور ”منہاج العابدین“ جسے محمد یوسف کوکن نے ”ترجمہ کیمیائے سعادت“ (ص ۴۰۹) اور علیم صبا نویدی نے ”احیاء العلوم“ کے سات ابواب کا ترجمہ بتایا ہے اور جو مدراس میں ۱۲۷۵ھ/۱۸۵۸ء میں شائع ہوئی، ص ۹۲۔ ایضاً کے مطابق ترجمہ ”کیمیائے سعادت“ قبل ازیں ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۳ء میں چھپ چکا تھا۔ پھر یہ ۱۲۷۵ھ/۱۸۵۸ء میں مطبع حیدری بمبئی سے بھی شائع ہوا، افضل الدین اقبال ”فورٹ سینٹ جارج کالج“ ص ۱۱۲۔ مذکورہ فہرست میں ”مطلوب الاطباء“ اور ترجمہ ”ترجمہ موجز“ کا بھی علیحدہ علیحدہ اندراج ہوا ہے، جب کہ ”فہرست مخطوطات انجمن ترقی اردو“ مرتبہ: افر صدیقی (کراچی، ۱۹۶۵ء) جلد اول، ص ۴۶، جلد سوم، ص ۲۶، ۲۷ کے مطابق یہ دونوں دراصل ایک ہی ہیں۔

۲۸۔ مطبوعہ: منظر العجائب پریس، مدراس ۱۲۷۹ھ، بحوالہ محمد یوسف کوکن، ص ۴۰۴

۲۹۔ مطبوعہ: منظر العجائب پریس، مدراس ۱۲۷۸ھ، بحوالہ ایضاً اس کا ایک قلمی نسخہ ذخیرہ

- مخطوطات انجمن ترقی اردو کراچی میں موجود ہے، بحوالہ افرصہ صدیقی، جلد دوم، ص ۳۶
- ۳۰۔ مطبوعہ: منظر العجائب پریس، مدراس، ۱۲۷۱ھ بحوالہ محمد یوسف کوکن ص ۴۰۴۔
- ۳۰۵
- ۳۱۔ مطبوعہ: منظر العجائب پریس، مدراس، ۱۲۷۸ھ، بحوالہ ایضا، ص ۴۰۵
- ۳۲۔ مطبوعہ: منظر العجائب پریس، مدراس، ۱۲۸۱ھ، بحوالہ ایضا
- ۳۳۔ مطبوعہ: منظر العجائب پریس، مدراس، ۱۲۶۶ھ، اشاعت ثانی، ۱۲۷۷ھ، بحوالہ ایضا، ص ۴۰۵، اس کا ایک قلمی نسخہ ذخیرہ مخطوطات، انجمن ترقی اردو کراچی میں موجود ہے، افرصہ صدیقی، جلد اول، ص ۴۵۶، ایک اور قلمی نسخہ کتب خانہ سعیدیہ، حیدر آباد دکن میں، اور ایک نسخہ (۱۲۶۸ھ/۱۸۵۱ء) کتب خانہ سالار جنگ میں موجود ہے۔ بحوالہ افضل الدین اقبال "فورٹ سینٹ جارج کالج....." ص ۱۰۸
- ۳۴۔ مطبوعہ: ۱۲۸۷ھ، بحوالہ محمد یوسف کوکن، ص ۴۰۶-۴۰۷
- ۳۵۔ مطبوعہ: مطبع منظر العجائب، مدراس، ۱۲۷۵ھ، بحوالہ ایضا، ص ۱۰۶
- ۳۶۔ مطبوعہ: ۱۲۷۵ھ، بحوالہ ایضا
- ۳۷۔ مطبوعہ: ۱۲۷۷ھ، بحوالہ ایضا، ص ۴۰۷
- ۳۸۔ مطبوعہ: ۱۲۶۳ھ، بحوالہ ایضا، "علیم صبا نویدی نے اس کا سنہ اشاعت ۱۲۶۸ھ (۱۸۵۱ء) بتایا ہے، ص ۹۳
- ۳۹۔ ایضا، میں اسے نعتیہ مجموعہ بتایا گیا ہے۔ مطبوعہ: مدراس، ۱۲۷۵ھ، بحوالہ محمد یوسف کوکن، ص ۴۰۸ جب کہ نصیر الدین ہاشمی "مدراس میں اردو" (حیدر آباد دکن، ۱۹۳۸ء) ص ۷۴ میں اس کا سنہ اشاعت ۱۲۷۴ھ درج ہے، ونیزیہ مطبع عظیم الاخبار، مدراس سے منشی غلام، استاد فورٹ جارج کالج کے اہتمام سے اسی سال شائع ہوا۔ افضل الدین اقبال "فورٹ جارج کالج....." ص ۱۲۲
- ۴۰۔ مطبوعہ: مدراس، ۱۸۶۱ء، بحوالہ جے ایف بلوم ہارٹ "Catalogue of the Library of the India office: HINDUSTANI BOOKS." (لندن، ۱۹۰۰ء) ص ۲۳۰، ونیزیہ محمد یوسف کوکن، ص ۴۰۹، یہ ۱۲۷۵ھ/۱۸۵۸ء میں بھی مطبع منظر العجائب، مدراس میں شائع ہوئی تھی، افضل الدین اقبال "فورٹ سینٹ جارج کالج" ص ۱۱۳
- ۴۱۔ یہ تصنیف مدراس سے دو مرتبہ شائع ہوئی، ۱۸۵۷ء اور ۱۸۶۷ء میں، بحوالہ 'بلوم' ص ۲۱

ہارٹ، ص ۲۳۳، اس کا ایک قلمی نسخہ ”کتب خانہ قاضی عبید اللہ مدراس“ میں محفوظ ہے، بحوالہ ”امانتی کتب خانہ خاندان شرف الملک مدراس کے اردو مخطوطات“ مرتبہ: ڈاکٹر محمد غوث اور ڈاکٹر افضل الدین اقبال (حیدر آباد دکن، ۱۹۸۹ء) ص ۸۸

۳۲- مطبوعہ: منظر العجائب پریس، مدراس، ۱۲۷۸ھ، بحوالہ، محمد یوسف، کوکن، ص ۴۱۰، علیم صبا نویدی، ص ۹۳ کے مطابق یہ مطبع محمدی مدراس سے ۱۲۶۴ھ/۱۸۴۷ء میں شائع ہوئی۔ ممکن ہے یہ اولین اشاعت ہو۔

۳۳- مطبوعہ: عزیز یہ پریس مدراس، ۱۲۶۷ھ/۱۸۴۷ء، بحوالہ محمد یوسف کوکن، ص ۴۱۰

۳۴- مطبوعہ: مطبع منظر العجائب، مدراس، ۱۲۶۷ھ، بحوالہ علیم صبا نویدی، ص ۹۲، شاید یہ دوبارہ بھی شائع ہوئی، مطبوعہ بمبئی، ۱۸۷۱ء، بحوالہ، سجاد مرزا بیگ دہلوی، ”الفہرست“ (حیدر آباد دکن، ۱۹۲۳ء) ص ۳۰۵، اس کا اول الذکر مطبوعہ نسخہ کتب خانہ سالار جنگ میں موجود ہے۔ افضل الدین اقبال ”فورٹ سینٹ جارج کالج.....“ ص ۱۱۶

۳۵- یہ مدراس میں ۱۲۷۸ھ/۱۸۶۱ء میں مطبع منظر العجائب سے شائع ہوئی۔ بحوالہ ایضاً ص ۱۱۵-۱۱۶

۳۶- سخاوت مرزا، ص ۹-۱۱، ان میں سے ”نیاید نوشت“ ۱۲۷۸ھ/۱۸۶۱ء میں مطبع منظر العجائب، مدراس سے شائع ہو چکی ہے اور اس کے دو نسخے کتب خانہ سالار جنگ میں موجود ہیں، افضل الدین اقبال ”فورٹ سینٹ جارج کالج....“ ص ۱۱۳ اور ”ڈکٹری انگریزی“ دراصل ”انگریزی ہندوستانی اور فارسی لغت“ ہے، جو مدراس میں ۱۲۶۸ھ/۱۸۵۱ء میں شائع ہوئی۔ ایضاً ص ۱۰۳-۱۰۷

۳۷- مطبوعہ: ۱۲۶۰ھ/۱۸۵۵ء، بحوالہ علیم صبا نویدی، ص ۹۱

۳۸- یہ ایک مختصر رسالہ ہے، جس کا قلمی نسخہ ادارہ ادبیات اردو حیدر آباد دکن میں موجود ہے۔ بحوالہ افضل الدین اقبال ”فورٹ سینٹ جارج کالج.....“ ص ۱۰۸-۱۰۹

۳۹- غالباً یہ شائع نہیں ہوا، اس کا قلمی نسخہ ادارہ ادبیات اردو حیدر آباد دکن میں موجود ہے۔ محی الدین قادری زور، ”تذکرہ مخطوطات“ جلد پنجم (حیدر آباد، ۱۹۶۳ء) ص ۱۵۸، ونیز افضل الدین اقبال ”فورٹ سینٹ جارج کالج....“ ص ۱۱۹-۱۲۰

۵۰- ”الفہرست“ (ص ۷) سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو جلدوں میں ہے، لیکن مزید تفصیلات کا پتہ نہیں چلتا۔ علیم صبا نویدی کے مطابق یہ علامہ جلال الدین محمد شافعی اور شیخ جلال الدین سیوطی کی تفسیر کا ترجمہ ہے، جو ۱۲۷۸ھ/۱۸۶۱ء میں شائع ہوا، ص ۹۲، اس کا

ایک نسخہ کتب خانہ مدرسہ محمدی مدراس میں موجود ہے اور اس کے آخر میں میر شمس الدین فیض، عبدالکریم فطرت (فرزند)، عبدالغفور ناظر، سید عبداللطیف اللطف، عبدالعزیز کاشف (فرزند) کے قطعات تاریخ شامل ہیں۔ افضل الدین اقبال "فورٹ سینٹ جارج کالج...." - ص ۱۶۴

۵۱۔ اس کا ایک قلمی نسخہ ذخیرہ مخطوطات انجمن ترقی اردو کراچی میں موجود ہے۔ بحوالہ سرفراز علی رضوی "مخطوطات انجمن ترقی اردو: عربی، فارسی" (کراچی، ۱۹۶۷ء) ص ۵۰۔ یہ ۱۴۰ صفحات پر مشتمل اور ۱۲۷۴ھ کا مکتوبہ ہے۔ فرست نگار نے اسے خود نوشتہ بنایا ہے۔

۵۲۔ مطبوعہ: ۱۲۷۰ھ / ۱۸۵۳ء، بحوالہ علیم صبا نویدی، ص ۹۱۔ اس کا ایک نسخہ کتب خانہ سعیدیہ، حیدر آباد دکن میں موجود ہے۔ افضل الدین اقبال "فورٹ سینٹ جارج کالج" ص ۱۰۹

۵۳۔ یہ کتاب ۱۲۶۳ھ / ۱۲۶۹ھ اور ۱۲۹۰ھ میں شائع ہوئی۔ اس کا آخری مطبوعہ نسخہ کتب خانہ مدرسہ محمدی مدراس میں موجود ہے۔ بحوالہ افضل الدین اقبال "فورٹ سینٹ جارج کالج" ص ۱۰۴

۵۴۔ مطبوعہ: نظام المطابع، ویلور، ۱۲۶۹ھ / ۱۸۳۳ء، بحوالہ "قاموس الکتب اردو" جلد اول، انجمن ترقی اردو کراچی، (کراچی، ۱۹۶۱ء) ص ۲۰۷

۵۵۔ مطبوعہ: ۱۲۷۳ھ / ۱۸۵۶ء، بحوالہ علیم صبا نویدی، ص ۹۲ و نیز افضل الدین اقبال "فورٹ سینٹ جارج کالج" ص ۱۱۳

۵۶۔ مطبوعہ: مطبع مظهر العجائب، مدراس ۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۰ء، بحوالہ ایضاً "و نیز بلوم ہارٹ" ص ۳۷

۵۷۔ مطبوعہ: مطبع مظهر العجائب، مدراس ۱۲۷۸ھ / ۱۸۶۱ء، بحوالہ ایضاً "ص ۱۱۵ و نیز" فرست نمائش ادارہ تحقیقات اردو۔ (جلد اول، حصہ مخطوطات) مرتبہ قاضی محمد سعید (پٹنہ، ۱۹۵۹ء) نمبر شمار ۸۷۲ سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا ایک قلمی نسخہ ادارہ تحقیقات اردو، پٹنہ میں موجود ہے۔

۵۸۔ مطبوعہ: مطبع مظهر العجائب، مدراس ۱۲۷۹ھ / ۱۸۶۲ء، بحوالہ افضل الدین اقبال "فورٹ سینٹ جارج کالج...." ص ۱۷۷

۵۹۔ "فورٹ سینٹ جارج کالج...." ص ۹۹-۱۲۸

۶۰۔ مطبوعہ: مطبع مظهر العجائب، مدراس ۱۲۸۰ھ / ۱۸۶۳ء، ایضاً "ص ۱۱۸

- ۶۱- مطبوعہ: مطبع عظیم الاخبار، مدراس ۱۲۷۵ھ / ۱۸۵۷ء، ایضاً "ص ۱۲۰
- ۶۲- مطبوعہ: مطبع عظیم الاخبار، مدراس ۱۲۷۸ھ / ۱۸۶۱ء، ایضاً "ص ۱۱۵
- ۶۳- مطبوعہ: مطبع عظیم الاخبار، مدراس ۱۲۷۰ھ / ۱۸۵۳ء، ایضاً "ص ۱۱۲
- ۶۴- تذکرہ شعرائے دکن، ص ۱۲۶
- ۶۵- "فہرست نمائش ادارہ تحقیقات اردو" نمبر شمار ۸۴۱
- ۶۶- ایوانولادیمیر، "CONCISE DESCRIPTIVE CATALOGUE OF THE

PERSIAN MSS. IN THE CURZON COLLECTION OF
THE ASIATIC SOCIETY OF THE BENGAL"

- ۶۷- مطبوعہ: مطبع جامع الاخبار، مدراس ۱۳۶۳ھ / ۱۸۴۷ء یہ بعد میں ۱۸۶۳ء میں، اور پھر
۱۹۱۰ء میں مطبع معتبائی، لکھنؤ سے بھی چھپی، "حکایات لطیفہ" ص ۱۸، ۲۲
- ۶۸- ص ۹
- ۶۹- "فورٹ سینٹ جارج کالج ... ص ۱۲۰-۱۲۲
- ۷۰- ڈاکٹر راہی فدائی، مقیم کڈپا کی عنایت سے اس نسخہ کا عکس راقم کے استفادے میں
آسکا۔

۷۱- تمہید کی محض یہ عبارت مذکورہ نسخہ مطبوعہ میں موجود ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد آفرید گاری کہ ارحم الراحمین است و نعت رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم کہ
رحمۃ اللعالمین است و پس از تحیت و رضوان بر روان پاک خلفائی راشدین و آئیمہ طاہرین
می گوید۔ بندہ بیچمدان و اصف کچ مجھ بیان کہ اس رسالہ است مشتمل بر رقعات مطالب
جداگانہ کہ نو مشقان فن انشاء را یاد گرفتند۔ اگر خدا خواہد خیلی مفید باشد و حفظ
عبارت کشایش صندوق را کلید باشد ہدیہ است از و اصف بطلبہ روزگار و تحفہ است
بمشتریان (جوہر) ...

گلزار اجتدار

مولوی محمد مهدی واصف مدراسی

[رقعه ۱]

هدایت و ارشاد دستگاه ادام الله ظلکم شجرة سلسله قادریه مشایخ طریقت که بدستخط خاص مزین فرموده ، فرستاده بودند ، رسید و من ارادتمند را حلاوت ثمره زندگی بخشید. «شَجَرَةٌ طَيِّبَةٌ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ۝» آیه [ای] است گویا در شان این نهال آمال و امانی نازل شده ، ذکر این اخبار را روزمره خود ساخته ام. ظلمت محدود.

[رقعه ۲]

حضرت مرشدی مولوی جام عالم دامت برکاته ، رساله تنزلات سته رسیده ، سر این مرید خاکسار را به دوره فلک رسانید . انشا الله تعالی در اندک فرصت از انتساخ آن فراغت یافته بحضور پر نور ابلاغ خواهم داشت . خداوند عالم آن حامی شریعت و رهنمای طریقت را دیرگاه سلامت دارد .

[رقعه ۳]

قدوة العارفين زبدة السالكين مد ظله العالی بمطالعه وصیت نامه حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی ، که گنجینه هدایت است ، دامن دل و جان را بجواهر نصایح مملو کردم . مناجات بدرگاه مجیب الدعوات اینکه در توفیق بر روی ما گشاید و پیرو سنت سنیّه حضرت خیر الوری - علیه الفضل التحية والثناء - گرداند.

[رقعه ۴]

فرزند ارجمند را معلوم باد که اخبار علی التوالی بگوش می رسد که شما پروائی تحصیل علم نداشته ، نقد عمر عزیز که چون آب رفته بازگشت ندارد ، در بطالت و کسالت ، رایگان از دست می دهید. خردی رفت و جوانی آمد ، من بعد نوبت پیری است . اگر در شباب ، دامن این دولت بدست نیاید ، موسم پیری بکمال اندوه و دلگیری خواهد گذشت.

۱. قرآن کریم ، ابراهیم - ۲۴ : [سخن پاک چون] درختی پاک است که ریشه اش در زمین استوار و شاخه هایش در آسمان است .

برادر عزیز القدر را واضح باد که مصاحبت بانیکان، کیمیای سعادت است و آمیزش با اشرار سیاه کار موجب بدبختی و شقاوت. پس مقتضای زیرکی آنست که طالب صحبت علما و صلحا باشند و از اختلاط با جهلا و سفها اجتناب ورزند.

اکنون عبارت شما به نسبت اول خیلی مربوط گشته و لیکن هنوز، شوق اغلاق از سر بدر نکرده اید. آینده صرف همت بر این امر لازم که زبان قلم آشنای غرائب لغات نگردد و در تلاش سجع چندان محو نباید شد که سر رشته رعایت الفاظ شسته از میان گم نشود. در نظم و نثر، صفوت و سلامت کلام، مقبول طبع خاص و عام.

اگرچه پیاس خاطرِ خطیر آن محب صادق، قطع مسافتِ دراز کرده، بمکان خورشید احمد رفتم و ندمای این عزیز را رهنمای جاده صلاح و فلاح شدم و از مواعظِ حسنه، دقیقه ای فرو گذاشت نکردم، ولیکن در میان اینها هیچ یکی گوش شنوا نداشت. آخر گفته من بجایی نرسید.

بزبانِ محرمانِ اسرارِ شما، بگوش خورده که جاده پر محن تجرد را از شاه راه تاحل فاضل ترمی دانید. ندانم که این خیال از چه رو در سر شما جا کرده. از جمله ارشادات سید انام علیه الصلوة والسلام یکی این است: «من انکح فقد احصن نصف دینه» یعنی هر که نکاح کرد، نیمه دین خود را استوار و محکم نمود. بر ذمتِ همتِ پیروانِ خواجه هر دوسرا، واجب و متحتم که از صراط المستقیم اطاعت و انقیاد او بدر نروند.

بحکم: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ»، حسن و قبح جزای عمل، وابسته قصد و ارادت است. اگر امر از امورات دین مثل طلب علم و غیر آن برای ریا و شمعت و عجب و تکبر باشد، مواخذه و عتاب اخروی نتیجه آن خواهد بود. هر که اخلاص را دلیل راه خود کند، سالم و غانماً بسر منزل مقصود رسد. آینده، توفیق رفیق باد.

کسانی که اختیارِ حرفه و کسب را معیوب دانند، از پیرایهٔ دانش عاری باشند. مردِ کاسب، از ذلت و خواریِ خدمتِ اربابِ دول که بادنخوتِ فرعونِی در دماغِ اینها پیچیده است، آزاد باشد. از میانِ فنونِ جداگانه کسبِ علم، ستودهٔ دانشورانِ زمانه است. هر که این سخن باور داشته، در تحصیلِ علم جدوجهد بکار برد، مردِ زیرک و فرزانه خواهد بود.

در دنیای ناپایدار چنان باید زیست که بعد در گذشتن از این سرا، ذخیرهٔ نیک نامی در پس آدمی بجا ماند. رضامندی خالق وقتی میسر شود که از ته دل خدمتِ خلاق کنیم و افادهٔ اینها را بر فایدهٔ ذاتی خود ترجیح دهیم. زنانِ نحیف و پیرانِ ضعیف اگر تن آسانی گزینند در حق اینها روا باشد، ولیکن جوانانِ چالاک را پیوسته بر ناز و نعمتِ دل نهادن بر جای خویش نباشد.

انسانِ ضعیف البیان را که طاقت تحمل شکنجهٔ عذاب ندارد، باید که مخالفتِ حکمِ الهی که هم غفارست و هم قهار نکند، و نیز از نص قرآن ثابت شده که بنده را تقرب بارگاهِ کبریا جلّ جلاله و عمّ نواله جز به تبعیت و پیروی سید البشر علیه الصلوة والسلام دست ندهد:

خلاف پیمبر کسی ره گزید

که هرگز بمنزل نخواهد رسید

زیاده توفیق خیر از خدا درخواست کنیم. والسلام

درین روزها از بس که بازار علم و هنر کاسد گشته، ابنای دهر، جواهر را به نرخِ خرمهره می خرند. شیوهٔ قدردانی و جوهر شناسی حکم پر عنقا دارد. جهلای بی تمیز به اوج سرفرازی و عزت رسیده و می رسند و ارباب کمال، در گوشهٔ خُمول، محنت و خواری کشیده و می کشند. تفصیل این اجمال ما فوق التحریر است. والسلام

حیات مستعار، لباسی است که آخرش خواهند برکنند. پس از فکر آخرت غافل
 شده، مغلوب هوا نباید بود. کاری باید کرد که فردا بکار آید. دنیا مزرع آخرت است.
 در اینجا تخم نیکی باید کشت تا در آنجا خرمن ثواب بی حساب بدست آید. چون قارون
 به مضمون کریمه: «أَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ»^۱ عمل نکرد، در عذاب شدید
 گرفتار آمد و کثرت مال و زر و وبال جان او شد.

هوا خواهان اخلاص منش را در همه حال شریک رنج و راحت خود دانند. هر
 حادثه که در عالم وجود رنگ ظهور می گیرد، بحسب مشیت باری است. بی حکم، او
 ذره ای حرکت نمی کند. امر او نافذ است و حکم او غالب، در آلام و مصائب عروۃ و ثقای
 صبر را از دست داده، مغلوب غم شدن جز مضرب روح و بدن نتیجه دیگر نمی دهد. ان
 الله يفعل ما یشاء و یحکم ما یرید. والسلام

محبت ماسوی الله قطع نظر از آن که آدمی را از چمنستان قرب الهی دور می کند،
 دل را به خار غم و اندوه رنجور می کند. نیک بخت کسی که دل با خدا بست و از علایق
 دنیاوی دست بردار شد. الله بس، باقی هوس.

معلوم خاطر نزاکت پسند باد که در میان محبت و محنت، فرق نقطه بیش نیست.
 سزاین نکته این که با هر یکی نرد دوستی نباید باخت و بساط مودت نباید گسترد. چندان
 که آدمی را دوستان بسیار کاهش و رنجش او بیشمار، خانه دل را از غبار اغیار پاک داشته،
 بظاهر و باطن، سرگرم یاد الهی باید بود.

شنیده ام که درین روزها، کار پردازان قضا و قدر نام مهام کل بکف کافی ایشان

۱. قرآن کریم، قصص - ۷۷: همچنان که خدا به تو نیکی کرده، نیکی کن.

تفویض کرده اند . الحمد لله والمنّة که منصب سترگ یافته اید . وصیت خیر اندیشان این است که در جمیع امور مراعات و مواسات بایندگان خدامطمح نظر داشته ، مشورت و کنکاش را بر تمشیت هر امر مقدم دارند و بر مجرد رای خود اعتماد نکنند .

[رقعه ۱۹]

مبرهن خاطر عاطر باد که حضرت سید البشر علیه الصلوة والسلام با آن که در دانش و از کافّة بنی آدم ممتاز بود ، او را بمشورت و کنکاش امر فرمودند ، چنان که آیه : « وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ »^۱ بر این معنی دال است . پس هر مرد عاقل و هوشیار که حزم و احتیاط را پیرایه روزگار خود ساخته باشد ، در امور معاش و معاد از طریق مشاورت ، انحراف نخواهد ورزید .

[رقعه ۲۰]

اکثری از دوستان زمانه ، نفاق را وفاق دانسته اند . لا جرم محبت و آشنایی اینها خالی از غرض نفسانی نخواهد بود . زیرکانه با اینها روزگار بسر باید برده ، از فراست شرعی و حکمی که تفصیلش در اخلاق محسنی مذکور است بهره وافی حاصل کرده ، از صفحه جبین قرین و همنشین ، نقش کردار و آیین او توان خواند .

[رقعه ۲۱]

امروز بلطف الهی ممتاز اقران گشته اید و به فضیلت و دانایی مشتهر شده ، اکنون لازمه همت همایون این که هرکار بوجه بصیرت کنند . وای بر بینایی که حالش زبون تر از کوران باشد . مرد خداشناس کسی که خوف بازپرس روز جزا در دل داشته ، توسن نفس سرکش را مطلق العنان نسازد . والسلام

[رقعه ۲۲]

هر صاحب ریاستی که بحسب صوابدید شیران دیانت شعار عمل نکند ، بنای دولت او عنقریب خراب شود . عدل و انصاف امریست که اولی الامر را رعایت آن از اهم مهمات باشد و عالمی که بحب مال و جاه به اصلاح ارباب دول پردازد ، رسوای

۱. قرآن کریم ، آل عمران - ۱۵۹ : و در کارها با ایشان مشورت کن .

نشأتین شود . سید عالم فرمود صلی الله علیه وآله وسلم : « نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ . » در خانه اگر
کس است حرفیش بس است والسلام

[رقعه ۲۳]

هر چه روزی مقدر است قناعت باید کرد، که حریص را جز حرمان و خواری
حاصلی نیست. اگر حرص دانه، مرغ را کشان کشان بسوی دام نبرد، گرفتار بند محنت و
بلا نگردد. نان خشکی که بگوشه عافیت بدست آید، از الوان نعمت که خالی از ذلت و
منت، خیلی فاضل تر است.

[رقعه ۲۴]

دوست عزیز من ؛ در راه دین نشانِ سعادت مندی آنست که آدمی از افراط و
تفریط حذر کند و چیزی که معلوم نباشد از علمای متشرع نفحص نماید. کسانی که از راه
جهالت و ضلالت، چیزها در دین متین حضرت ختم المرسلین صلی الله علیه وآله وسلم اختراع
کرده اند و می کنند، بلا ریب در زمره مبتدعان محسوب بوده فردا معذب و معاقب
خواهند شد. هر که نافرمانی خدای تعالی و رسول برگزیده او - علیه السلام - کند و از گوی
جهل مرکب پا بدر نهد، مقام او "اسفل السافلین" باشد.

[رقعه ۲۵]

مرفوع ضمیر تو دد تخمیر باد؛ جوهر نورانی عقلِ دورین که به انسان کرامت
فرموده اند از بهر دو کار است. یکی بذلِ سعی در اموراتِ دینی و دنیوی، دوم تسلیم و
توکل. آدمی در هیچ حال از مدد و لطف الهی بی نیاز نمی تواند شد، زیرا که سرانجام
هر کار و اتمام هر مطلب موقوف بر حکم «احکم الحاکمین» است.

[رقعه ۲۶]

معمارانِ کارخانه تکوین و ایجاد، عمارتِ بدن را بر چار دیوار عناصر بنا کرده اند
و در آن چراغ تابان روح روشن ساخته اگر آدمی این چراغ را در پناه فانوسِ حدودِ شرعی
از باد تند فتنه هوا و هوس نگهدارد، از پیرامون او ظلمتِ کفر مندفع گردد، و اگر هوا را
«إله» خود سازد از سُویدای دلِ او چندان تاریکی سربر زند که بصارت و بصیرتش

معدوم گردد. مَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى ۝

[رقعه ۲۷]

عزیز من ؛ بیوفایی رفقای زمانه و بی مهری دوستان دنیاوی حاجت اظهار ندارد.
اگر وحشت تنهایی در دل جا کرده باشد ، یارانِ اعمالِ صالح بدست آر که اینها در خانه
تنگ و تاریک ، جلیس غم گسار و مونس غمخوار می باشند:
هر که این گونه دوستان دارد
خانه در باغ و بوستان دارد

[رقعه ۲۸]

زبان را نرم و ملایم از آن آفریده اند که آدمی حرف ناملایم نگوید. قَوِّتِ سَامِعَهُ
در سوراخ گوش از آن ودیعت کرده اند که چون راز کسی بگوش خورد ، آن را بسان گوهر
در درج دل نگهدارد ، و حکیمی گفته که در بخشیدن یک زبان و دو گوش اشارت باین
است که گفتن از شنیدن کمتر باشد . در حدیث شریف آمده: مَنْ سَكَتَ سَلَّمَ وَ مَنْ سَلَّمَ
نَجَّى.

[۱۲] [رقعه ۲۹]

به درگاه غفور رحیم شب و روز آمرزش گناه باید خواست. «عَجَلُوا بِالتَّوْبَةِ قَبْلَ
الْمَوْتِ» حدیث صحیح است . دیگر باید دانست که کلمه طیبه «لا اله الا الله ، محمد
رسول الله» مفتاح گنجینه ایمان و اسلام است . هر که باین کلام پاک متکلم شود باید که
اولا بلسان قلب خوانده باشد و معنیش دانسته ، الفاظ را بی فهم معنی گفتن ، عادت طوطی
و شارک باشد . حیوان ناطق را باید که در هر امر از طیور بهیه ما به الامتیاز حاصل سازد .
چون بنده مقر الوهیت باری شد و همه اله باطل را نفی کرده اثبات واحد یگانه نمود ،
پرستش دیگری بروی حرام بود . و هرگاه تصدیق رسالت حضرت ختمیت مرتبت عب
الصلوة والسلام کرد ، او را هادی برحق دانسته از طریق پسندیده و سنت سنیه او روگردان نشود
که از خدا در [وا] رسول منحرف شدن کفر است . نعوذ بالله من ذلك

ابراهیم علیه السلام که مشهور فرزند آذر بت تراش بود چون عشق و محبت الهی از دلش سرزد و از رسم و رواج به آبایی اعراض کرد و در جاده توحید ثابت قدم شد، چون [۱۳] بدل و جان بر رحمت کریم کارساز توکل داشت در روزان مصیبت عظیم که نمرودیان از بهر هلاک وی آتش فراوان برافروخته بودند، حسی الله بر زبان راند. جبریل علیه السلام نازل شد و پرسید: «آیا از من کار داری؟» فرمود «باتو هیچ کار ندارم.» جبریل گفت: «پس خود از خدای جل شانۀ عرض حال کن.» - ابراهیم فرمود: «حسبی من سوالی علمه بحالی.» یعنی سوال من حاجتی ندارد، چه او - تعالی - احوالم نکومی داند. در ازای این تسلیم و توکل خلعت خلّت بدو دادند و حق تعالی خود کافل مهم او شده، مشککش آسان کرد: «قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝» 'شاهد این حال و مصداق این مقال است: «مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ»^۱ - والسلام.

برادر عزیز القدر را معلوم باد که «الولاية افضل من النبوة»، قول بعضی از عرفاست. جهال بی علم همچو پیران نابانع که از علم عقاید بی خبراند، مراد عرفا از این نکته فهم نکرده، در غلط افتاده اند و زعم باطل اینها این است که ولایت ولی بهتر از نبوت نبی است. حاشا که چنین باشد، بلکه مراد قائل این است که ولایت نبی که بمعنی تقرب اوست، [۱۴] بدرگاه کبریا جلت نعت از نبوت خودش که عبارت از تبلیغ احکام است - و درین حالت او را از توجه بخلق چاره نیست فاضل تر بود. حضرت (۹) مجدد الف ثانی رحمه الله این سخن هم قبول [نداشته] ۱۰ در مکتوب چهل و ششم از جلد دوم مکتوبات ۱۱ خود می فرماید جمعی از کوربینی، ولایت را از نبوت افضل می دانند، حال آن که توجه نبی بخلق از بهر دعوت آنها بسوی خدا عین تقرب او بدرگاه الهی باشد و (افضلیت) مطلق ولی بهیچ نوع راست نیاید چه ولی تابع است و نبی متبوع. تابع [از] متبوع در هیچ امر فایق و فاضل نمی تواند شد.

۱. قرآن کریم، انبیا - ۶۹: گفتیم: ای آتش، بر ابراهیم خنک و سلامت باش.

۲. قرآن کریم، طلاق - ۳: هر که بر خدا توکل کند، خدا او را کافی است.

[رقعه ۳۲]

حق تعالی آدم علیه السلام را چون از بهر خلافت خود برگزید علم اشیا بدو آموخت. ابو البشر بوسیله علم از ملایک گوی سبقت در ربود. در اولاد او [هرکرا] این میراث حاصل شد. خلعت آدمیت و انسانیت در بر کشید، و هر که ازین دولت عظمی بی بهره ماند از زمره عوام کالانعام ممتاز نشد.

[رقعه ۳۳]

فرزند کامگار را معلوم باد که عالم صاحب بصیرت مثل مردم بینایی است که حاجت عصاکشی ندارد. و او در چاه محنت و بلا نخواهد افتاد. ولیکن درین زمانه فاسد، کوران بظاهرینا [۱۵] بسیار اند که بصیرت و بصارت خود از دست داده، همچو جهال در گف ضلال افتاده اند، توفیق اینها از درگاه الهی درخواست باید کرد.

[رقعه ۳۴]

فرزند سعادت مند را ظاهر باد که مثال اهل بیت پیغمبر علیه السلام مثل کشتی نوح پیغمبر باشد که در روز طوفان عام، بعضی از بندگان الهی و مخلوقات او بمدد آن، جان بکناره سلامت بردند. کذلک هر که ازین امت محبت اهل بیت را لنگر سفینه اعمال خود سازد از غرق و هلاک محفوظ ماند.

[رقعه ۳۵]

عزیز پرتمیز من! نوح علیه السلام چون کشتی خود را در طوفان بر روی آب سرداد، نیمه «بسم الله» بر زبان راند. برکتش ظاهر است که همه عالم غرق شدند و سفینه او بسلامت ماند. هر که از بندگان الهی همه «بسم الله الرحمن الرحیم» که عنوان فاتحه کتاب است در هر امر می خوانده باشد، برکاتش از اندازه حساب بیرون خواهد بود.

[رقعه ۳۶]

عیسی علی نبی علیه السلام سیاحت دوست بود، لهذا او را مسیح می گویند. یکی از وی پرسید که: «چرا بهر دیار می روی و سیاحی میکنی؟» گفت: «آرزوی من این است که بهر زمینی که قدم صدیقی واقع شده باشد، آنجا به سجده کنان سرخود فرو نهم.» عابد

[۱۶] صادق را اگر کسی معبود بحق داند، حرف بر فهم غلط کار اوست. قال الله تعالى: «لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدَ اللَّهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ»^۱

[رقعه ۳۷]

مخلص صادق و دوست عزیز را واضح باد بزرگان گفته اند که «علماء الدنيا نصوص الدين» یعنی دانش مندان دنیا طلب، راهزنان دین اند. آورده اند که درویشی ابلیس لعین را در خواب دید تکیه بر مسند استراحت زده بود. از وی پرسید: «ای دیو سرابا رویو کا رتو تضلیل است نه بیکاری و تعطیل.» شیطان جواب داد: «هر آنچه می گویی راست است. ولیکن تا علمای دنیا طلب بر روی زمین منتشر شده اند، هر کاری که می کردم ازینها با حسن وجه صورت پذیر می شود. لاجرم از محنت گردش آسوده ام» اکنون ما را لازم است که از شیاطین الجن و الانس پر حذر باشیم. والسلام

[رقعه ۳۸]

خَلَّتْ و اتحاد دستگاه ها سلامت معنی الظاهر عنوان الباطن این است که هر که ظاهر حالش به تقوا آراسته و پیراسته بود، تو آن دانست که مرد مهذب و پاک طینت است. چون بیاری طهارت ظاهر باطن نیز حق کند طاهر بدظنان نفاق پیشه که بر خلاف عقل و نقل از طهارت ظاهر بخیانت باطن پی می بردند مردم بدکیش و خیانت اندیش [۱۷] باشند.

[رقعه ۳۹]

برفرزند سعادت آثار محتجب مباد که هر که درین جهان بحسن عمل کوشد در روز حشر بصورت تورانی از گور برخیزد، و هر که در فسق و فجور و زنا و ربا خواری، زندگانی پنج روزه برباد دهد، بصورت زشت و مکروه معبوث شود: در حسن عمل کوش که در عرصه حشر حشر تو بصورت عمل خواهد بود

۱. قرآن کریم، نساء - ۱۷۲: مسیح ابایی نداشت که یکی از بندگان خدا باشد و ملائکه مقرب نیز ابایی ندارند.

توفیق طاعت و عبادت دائماً رفیق باشد؛ معلوم خاطر خطیر باد که حق تعالی جنت را برای نیکان و مطیعان آفرید، و جهنم را از بهر مشرکان و عاصیان بنا کرد. پس در اطاعت او - تعالی - و رسول او - صلی الله علیه و آله وسلم - تا وسیع امکان قصور نباید کرد، و از گناهان کبیره و صغیره مجتنب باید بود. والسلام

از آیه کریمه: «فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ○» 'روش می گردد که در آمدن در جنت و دریافتن شرف دیدار الهی وابسته عمل نیک و اجتناب از انواع شرک است. اذ فات الشرط فات المشروط قضیه ای است. مثبت که هیچ عاقلی را در آن یارای انکار نیست. پس تمنائی حصول شروط بی ظهور شرط از قبیل خیال خام باشد.

الایمان بین الخوف و الرجاء، یعنی ترسیدن [۱۸] از عذاب اخروی و چشم داشت مراحم نامتناهی حضرت - باری جل شانه - دلیل دینداری است. حضرت آدم صفی را بیک نافرمانی از بوستان جنت بدر کردند. ما عاصیان پر غفلت هزارها تقصیرات می کنیم، پس چگونه گذر ما بسوی روضه رضوان افتد؟ اکنون وقت این است که از خواب غفلت بیدار شویم و میل طاعت کرده، از اتباع هوا و هوس بیزار شویم. والسلام

برادر عزیز القدر را معلوم باد که حق تعالی در قرآن شریف فرموده: «مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ○» 'یعنی نیافریدم جنات و انسان را مگر از بهر این که پرستش من کنند. ازین آیه معلوم شد که ادای وظیفه عبادت بر ذمه سایر بندگان الهی لازم و متحتم است، و نیز باید دانست که معلم الملکوت بعبادت سالهای دراز درجه تقرب

۱. قرآن کریم، کهف - ۱۱۰: هر کس دیدار پروردگار خویش را امید می بندد، باید کرداری شایسته داشته باشد و در پرستش پروردکارش هیچ کس را شریک نسازد.
۲. قرآن کریم، ذاریات - ۵۶: جن و انس را جز برای پرستش خود نیافریده ام.

درگاه باری حاصل کرده بود. آخر الامر از راه تکبر و نخوت چون درباره سجود بآدم امتثال یک حکم خدا نکرد، طوق لعنت ابدی نصیب او شد. چون نتیجه ترک سجده بآدم خاکی چنین باشد. ترک بسیار احکام و عبادت الهی را سرانجام پاداش چه باشد.

[رقعه ۴۴]

فرزند ارجمند را معلوم باد، از روی حدیث شریف [۱۹] صاحب جوامع الکلم -
صلی الله علیه وآله وسلم -، کافه ناس بر سه قسم اند: قسمی بدواب و بهایم می مانند، همت ایشان خوردن و نوشیدن و خفتن و شهوت راندن باشد. قسمی مشابه ملائکه بودند، کار اینها تحمید و تسیح و تهلیل باشد. و قسمی مانند رسولان باشند، همت ایشان در امر معروف و نهی منکر مصروف بود. بوراثت انبیا فردوس برین مأوای اینها باشد. مسبحین در زمرة مقبولین در آیند و افراد زمرة اولین در اسفل السافلین و هاویه جهنم انداخته شوند.

[رقعه ۴۵]

برادر عزیز القدر را معلوم باد در حدیث شریف آمده: «کلموا الناس علی قدر عقولهم» یعنی بابنی آدم حسب کیاست و لیاقت آنها سخن گوید. با زکی دقت در کلام می زیبد و با غبی، سلاست در بیان پسندیده باشد. و هم ازین حدیث مراد این است که اسرار طریقت باعوام کلانعام در میان نتوان نهاد. چه اگر بارشتر توانا بر خرناتوان نهند برجای سرد شود، و متاع گران مایه در عین راه بنظر روندگان ظاهر و فاش گردد. کسانی که بر این حکم محکم عمل نکرده اند، خود و مریدان خود را گرفتار [۲۰] زندقه و الحاد ساخته اند. والسلام علی من اتبع الهدی

[رقعه ۴۶]

برادر بجان برابر را معلوم باد که صاحب تاج لولاک علیه السلام چنان فرموده: «حب الوطن من الایمان». یعنی دوستی وطن از علامات ایمان است. اینجا مردم ظاهرین به ظاهر لفظ نظر کرده. ازین وطن، وطن دنیاوی اراده می کنند. حالا آن که مراد شارع آن وطن است که هنگام اقامت در وی از آلام و اسقام جسمانی بری بودیم، و اقرار ربوبیت خالق الارض و السموات کردیم. چون از آنجا بحسب سرنوشت درین عالم پرشور آمدیم، بادامن آلود. لقمه دهان گور شدیم. نیک بخت کسی که با وطن عارضی دل نه

بسته، وطن اصلی را که آرامگاه دل و جان است، فراموش نکند و بهوای عزیمت آن زاد تقوی بچنگ آرد. والسلام.

[رقعه ۴۷]

حضرت خیر الوری علیه الفضل التحی و التابر زبان گوهر بار خود بیاران فرموده: «اکثر و اذکر هاد الذات الموت» ذکر چیزی که لذا ید دنیاوی را بشکند، یعنی مرگ را بسیار یاد می کرده باشید. مقصود سرور انام ازین کلام معجز نظام این است که آدمی چون بعیش و عشرت دنیاوی مستغرق شود، [۲۱] فی الغالب از معاش بمعاد نپردازد، و چون دواب جمله همت خود مصروف خورد و خواب سازد. آخر الامر چون کوس رحیل بکوبند و فجأة بچنگ قابض ارواح اسیر گردد، آن دم دست تأسف بدنندان تلهف گزیدن گیرد که چرا این روز را پیش نهاد خاطر نداشتم. غرض درین حال پر ملال ندامت بی فائده است. علاج واقعه پیش از وقوع باید کرد. والسلام.

[رقعه ۴۸]

در حدیث شریف آمده: «الدین النصیحة»، یعنی خیر خواهی دینداری است. یاران آن حضرت سوال کردند که: «خیر خواهی کرا شعار خود سازیم؟» فرمود: «خیر خواهی خدای تعالی و کتاب او و رسول او، و خیر خواهی سایر برادران دینی و حکام و امرای اسلام سچیة مرضیة خود سازید.» بیان واضح این حدیث طول می خواهد. سخن موجز این است که در راه ایمان بخدا و جادة اطاعت احمد مجتبی صلی الله علیه و آله و سلم ثابت قدم بوده. با مسلمانان و سلاطین و امرا دم محبت و هوا خواهی باید زد و امر معروف و نهی منکر را شعار و دثار خود باید ساخت. والسلام

[۲۲] [رقعه ۴۹]

صاحب جامع الکلم - علیه الصلوة والسلام - فرمود که: «الحسد یا کل الحسنات»، یعنی آتش حسد خرمن اعمال صالحه را صاعقه وار سوخته، با خاک برابر می کند. بوته دل خود از اقبال دیگری، اعم از دوست و دشمن، در آتش غم سوختن و همو، ندم سرمایه اعمال نیک که بچندین محنت و مشقت بدست آمده باشد از دست دادن، منافی خرد باشد. اقبال دیگری [را] از بهر خود آرزو کردن محمود است و این را غبطه نامند.

[رقعه ۵۰]

فرزند کامگار را ظاهر باد که از داده بخشیده الهی دیگری را چیزی دادن. اگرچه بدیده ظاهر بین موجب کاستگی بضاعت است. ولیکن بحکم آیه کریمه مثل الذین ینفقون فی سبیل الله کمثل حبة انبتت سبع سنابل فی کل سنبلته مائة حبة ترقی و افزونی فراوان بران مترتب میگردد وهم از روی حدیث صحیح السخاء شجرة فی الجنة هر که تخم احسان درین مزرع بکارد دران نخل مراد او بار آورو مثمر گردد.

[رقعه ۵۱]

در حدیث شریف آمده قلوب المومنین عرش الله تعالى یعنی دل بنده مومن تخت خدای تعالی است. ای عزیز چون بزرگی مهمان خانه تو باشد در آرائش سند و طهارت مکان تصور نمی کنی. پس اگر دل را که پای تخت بادشاه بادشاهان عالم تواند شد [۲۳] از خس و خاشاک کفر و نفاق و حسد و دیگر ذمایم باطنی پاک نداری. توان گفت که از قهر و غضب آن بادشاه غیور پاک نداری که شدیدالعقاب است. توفیق ادب از موفق حقیقی طلب باید کرد.

[رقعه ۵۲]

برادر عزیز القدر را معلوم باد که یاران پیغامبر دوستان و محبان او بودند. امتی را باید که از محبان حضرت حبیب الله غباری در دل ندارد زیرا که دوست دشمن و دشمن دوست دشمن شخصی باشد. آن بزرگان با سرور انام ارادت صادق داشتند. بر ذمت همت ما لازم این که هم مرشد ثقلین وهم مریدان را بجان و دل دوست داریم.

[رقعه ۵۳]

برادر عزیز القدر را ظاهر باد که حضرت شفیع المذنبین و رحمة للعالمین جناب زهرا بتول را که نور نظر و لخت جگر او بود فرمود که ای فاطمه اعتماد مکن براین که دختر نیک اختر سید اولاد آدم هستی بلکه تحمل میکرده باش. سه بار چنین فرمود ازین ارشاد او بجگر پاره خود نیکو روشن خاطر اولوالالباب گردد که استحکام بنای ایمان بی عمل بالارکان صورت نه بندد.

محب صادق را معلوم باد که خیال که ما امروز اخبار پیشینیان گوش می کنیم فردا خود نیز افسانه خواهد شد. پس سعی جزیل و جهد جمیل بکار باید که برد که ذکر ما بخیر نقل محافل گردد.

زین کارخانه چون نتوان برد جز کفن خرم کسی که دولت نام نکو برو

فرزند کامگار پیوسته از شجره توفیق ربانی برخوردار باشد. فردا در روز حساب نیکان را [۲۴] نامه اعمال بدست راست دهند. چه راست به نسبت چپ قوی است. و اینها تقویت دین کرده اند. و بدانرا بدست چپ که به نسبت راست ضعیف است، عمل نامه داده شود. چه اینها دیوار شریعت را سست و کم زور کرده اند. اکنون در غم دین چندان باید گریست که سیاه نامه اعمال مایک قلم شسته شود فلیضحکوا قلیلاً و لیبکوا کثیراً جزآء بما یکسبون. والسلام والا کرام

برادر عزیز را ظاهر باد که در اخلاق ناصری (۱۲) و جلالی (۱۳) علاج امراض نفسانی ذکر کرده اند. و مابرای افاده عوام برخی ازان در رساله تحسین اخلاق ۱۴ نوشته ایم. چنان که حفظ صحت بدنی از واجباتست، حفظ صحت روح از فرائض باشد. هر که فردا با قلب سلیم پیش خدای کریم حاضر شود در ازای اندک محنت که در راه خدا کشیده بود. بانجهای جنت و حور و قصور با و ارزانی دارند. و هر که کفر و نفاق در دل مخفی داشته عیارانه روزگار برد فردا از مأحمیم یعنی آب گرم سوزان امعاد او پاره پاره شده فروافتد.

بر فرزند عزیز پوشیده مباد که درین زمانه جمعی باشند که نماز و روزه آنها برائی مخلوق باشد و اینها را عابدان ریا کار نامنده و ریا یکی از انواع شرک است. چه ریا کننده مخلوق را بر خالق ترجیح می دید - و جمعی باشند که عمل آنها از شائبه عرض و ریا با لکلیه پاکست و اینها مخلصین [۳۵] و درستان خدا باشند الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم

ولا هم يحزنون وصف حال ایشانس اخلاص در عمل نصیب ما باد

[رقعه ۵۸]

حق تعالی در قرآن شریف فرموده که ان المبذرين كانوا اخوان الشياطين یعنی مردم باو دست برادران دیوان باشند - تباهی کار و خرابی احوال مسرفان ازین آیه کریمه در غایت پیدائی است و ثمره اسراف هم در دنیا و هم در دین کمال رسوائی رعایت میانه روی شیوه روندگان راه طریقت باشد - والسلام

[رقعه ۵۹]

سعادت و اقبال قرین حال اعتضاد برادران باد مقصود از تنزیل قرآن بر سید دوران علیه التحیه و الرضوان انست که پیروان او اوامر و نواهی الهی را بیاد دارند - و از قصص پیشینیان عبرت گیرند - در کتاب عزیز خود حق تعالی کلوا و اشربوا و لا تسرفوا فرمود یعنی بخورید و بنوشید و لیکن در هیچ امر گرد اسراف مگردید که نتیجه اسراف در دنیا گدای و تهی دستی و در دار آخره مذلت و پستی است -

[رقعه ۶۰]

فرزند سعادت آثار را اعلام آنکه مور ناتوان با وصف ضعف قوی قوت خود در تابستان ذخیره می کند تا در زمستان بفارغ دلی و خوش حالی روزگار بسربرد - آدمی باوجودیکه سلیمان اورنگ دانش و بنیش است اگر آنچه در هر دوسرا او را بکار آید ذخیره نکند کمتر از مور ضعیف خواهد بود - هرچه بدست آید پاک خوردن و اندیشه نمردا نکردن شیوه بهایم باشد -

[رقعه ۶۱]

متمم مکارم اخلاق که قرآن مجید کارنامه کردار پسندیده اوست علیه السلام چنین [] فرموده کثرة الضحك يميت القلب یعنی خنده بسیار دل آدمی را می میراند - پس باید که آن برخوردار از ضحک و قهقهه حذر من کرده باشد - و در دل یاد دارد که سرور انام گاهی لب شیرین خود بخنده آشنا نکرده و لیکن بیشتر تبسم می فرمود - از حضرت عائشه صدیقه منقولست که خلق آنحضرت علیه السلام قرآن بود - یعنی هر خصلتی که در

فرقان ستوده شده بر آن عمل کرده و از نکوهیده بازماندی

آن که یکسر خلق او قرآن بود در کمالش کسی ره نقصان بود
حسن خلق از وی بیاموز ای عزیز تا شوی مرد فهم و پر تمیز
والسلام

[رقعه ۶۲]

مرفوع خاطر برادر عزیز القدر باد که کم خور دن و کم خفتن و کم گفتن شیوه
پسندیده او تاد و ابدال است - اگر با معان نظر نگاه کنی هر آینه توانی دانست که صحت
بدن آدمی موقوف است بر کم خوارگی - ع که بسیار خوار است بسیار خوار
و خواب بسیار مغل ذکر الله باشد و بسیار گوئی حضور دل و جمعیت خاطر را زیان دارد -

[رقعه ۶۳]

از تیر قضا و قدر حذر کردن سود ندهد لاجرم سر تسلیم را سپر باید کرد و علی
فرض المحال - اگر کسی از بلای آسمانی روپزش شود کجا تواند رفت - ع
هر دیار که رفتیم آسمان پیدا است
بعضی از عوام از مرگ هراسان شده از خانه بخانه دیگر یا از محله بمحله دیگر یا از دهی
بدیهی و قصبه میروند و نمی دانند که اگر در بروج مشیده پناه گیرند آنجا نیز داعی اجل
موجود شود -

[رقعه ۶۴]

برادر عزیز القدر را ظاهر باد که بحکم انما خلقتم آلایه نفس ناطقه انسانی فنا پذیر
نیست پس موت این جهان که دلها کباب می کند [۲۷] و جانها بآتش غم فراق می سوزد -
نقل مکانی بیش نیست و لیکن سید البشر فرموده کما تعیش تموت یعنی چنانکه زندگانی
کنی بمیری لهذا مرگ درویشان خدا طلب سرمایه آرام و راحت است و موت توانگران
دنیا پرست موجب صداند و جسرت دیندار باید بود و بر راه دین باید مرد - دنیا داری
سامان گرفتاری عذاب اخروی است -

برادر سعادت مند را معلوم باد که زن خواستن و نکاح کردن و صاحب اولاد شدن دنیا داری نباشد - بلکه اقتدای خازن گنج الفقر فخری است علیه السلام مال و متاع جمع کردن و دل ممز خرفات و دنیاوی دادن خود را گرفتار بند بلا ساختن است - حب الدنیا راس کل خطیئه اشارت بهمین شقاوت باشد و بر روزی اندک قانع شدن و از بهر دنیا دین از دست ندادن موجب سرفرازی دارین خواهد بود - ترک الدنیا راس کل عبادة تاج تارک همین سربلندی است - والسلام

فرزند ارجمند را معلوم باد که اطبای روحانی در علاج امراض نفسانی ذکر کرده اند که بیماری جهل مرکب عسر العلاج است - و حد این مرض این که آدمی حقیقت یک چیز نداند و این مهم نداند که آنرا نداند چنان که گفته اند

آن کس که نداند و نداند که نداند این جهل مرکب ابد الدهر بماند

حضرت عیسی علیه السلام فرموده که از علاج اکمه و ابرص عاجز نیستم و لیکن علاج احمق نمی توانم کرد - انتهى فی الجملة تدیری که در دفع این مرض مهلک بکار آید شغل و تعلم علم ریاضی است - مثل هندسه و حساب که بمدد آن نفس را لذت یقین [۲۸] حاصل می شود - من بعد چون او بر معتقدات خود نگاه کند او را طمانینت و تسلی دست ندهد - پس دریابد که این اعتقاد خالی از فساد نیست - آخر الامر جهل او که مرکب بود بسیط گردد و علاج جهل بسیط در تحسین اخلاق مذکور است - درین زمانه ناامید . جهل عالمگیر است نه عوام بلکه اکثری از خواص هم مبتلای این مرض اند چون طیب خود بیمار گردد و چاره امراض از که توان جست - اللهم عافنا من کل بلاء الدنیا و عذاب الاخرة -

فرزند ارجمند را ظاهر باد که عارف نامی مولوی جامی (۱۵) رحمه الله در کتاب "سلسله الذهب" (۱۶) دارد کرده که چون اسکندر ذو القرنین بظلمات رفت جای یافت که در وی جواهر گرانمایه چون سنگریزها بر زمین افتاده بود - رفیقان را گفت که جیب ازین سنگهای بیش بها پر کنید - کسانیکه سخن او باور داشتند امتثال امر او کردند و

کسانیکه شک و ریب سنگ راه آنها گشته بود، طریق افکار و استهزا پیمودند - آخر چون تاریکی ظلمات دور شد این محرومان دانستند که خود بر نفس خویش ستم کردند -

آن یکی خون همین گریست که آه نفس و شیطان زدند بر من راه
کاشکی بهر امتحان باری کرد می زان ذخیره مقداری
کاشکی گر گهر نکردم بار بر سکندر نکرد می انکار

بعد ذکر این قصه پر غصه مولوی نوشته که حال مومن و کافر نسبت بجناب حضرت ختمیت مرتبت بهمین منوال است که آن یکی بجان و دل بدو گرویده اتباع سنت او می کند و این یکی در کفر و بدعات مستغرق شده - گاهی بانکار و گاهی باستهزا از نیل سعادت عظمی محروم می ماند -

[رقعه ۶۸]

عزیز من [۲۹] این آن زمانه فاسد است که آدمیان بهایم سریرت کلام خدا و حدیث رسول او را صلی الله علیه و آله و سلم بگوشت بتول نمی شنوند - از صحبت واعظ چنان متنفر و گریزان اند که حمار و حشی از دیدن شیر زبان راه فرار پیش می گیرد کانهم خمی مستفرت فرت من قسورة - نجعل لهو و لعب و مجلس سرود بهزار درجه از مجلس وعظ مطبوع و بقول طبایع گشته - نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا - والسلام -

[رقعه ۶۹]

فرزند کامگار را توفیق ایزدی رفیق باد - مولوی معنوی ۱۸ در مثنوی ۱۹ شریف وارد کرده که روزی چند مهمانان گرامی قدر مهمان خانه انس ابن مالک رضی الله عنه بودند - قضا را دستار خوان چرکناک بود - انس رضی الله عنه بخادمه فرمود که آن پارچه را در تنور نان بیفکند - مهمانان از فرط تحیر نقش دیوار شدند که کار آب از آتش چگونه متصور بود - بعد اندک زمانی پارچه از تنور بر آوردند پاک و پاکیزه و سالم بر آمد برای حل این مشکل و جواب سوال سائل انس رضی الله عنه زبان حق گوی برکشاد -

گفت زان که مصطفی دست و دهان پس بمالید اندرین دستار خوان
ای دل ترسنده از نار و عذاب با چنان دست و ۲ دلی کن افتراپ

امروز کجاست آن طالب که از جاده غوایت پا بدر نهاده با تبع سنت مهتر و بهتر

[رقعه ۷۰]

برادر عزیز القدر را ظاهر باد که خواجه کونین علیه الصلوة والسلام فرموده
الاسلام بداء غریباً سيعود كما بداء یعنی اسلام در عالم غربت نشو و نما یافته - قریب
است که نهایت آن مثل بدایت باشد [۳۰] چنان که زمره مسلمانان صادق در اول کم بودند
در آخر نیز قلت این مردان راه خدا در زمانه پیدا باشد - سعادت مند پیروی که هم طریق
آن سرور و هم سنت خلفای کرامش را دستور العمل خود سازد - ای عزیز جای آنست که
بر این اسلام خود که نامی بیش نیست و با عمل سلف خیلی منافات دارد - ماتم داریم چه
علماء اخیار چندین صد سال پیش ازین فرموده اند که مسلمانی در کتاب است
و مسلمانان در گور - جعلنا الله و سائر المسلمين من المهتدين الصالحين - آمین.

[رقعه ۷۱]

فرزند ارجمند معلوم باد که حق تعالی دانای نهان و آشکار است - ماضی و حال و
مستقبل همه پیش او یکی است از تاسف و تلهف دیگران قبل از وقوع آن خبر میدهد تا
هوشیاران عاقبت اندیش در کار خویش خبردار باشند - قال الله تعالى يوم بعض الظالم
على يديه يقول ياليتني اتخذت مع الرسول سبيلاً يا ويلتا ليتني لم اتخذ فلانا خيلاً حق
تعالی در قرآن مجید میفرماید که در روز قیامت کافریا آدمی هم مشرب او از فوت مطلب
دست خود را بدنندان کزیدن گیرد و گوید ای کاش اتباع رسول آخر الزمان کرد من و در
هیچ امیر جزوی و کلی طریق مخالفت او نسپردی - ای وای کاش سرگردگان اهل ضلالت
و بانیان وردگاران بدعت را دوست نداشتی - افسوس از طریق شقیع المذنبین روگردان
[۳۱] شدم و رسوم جاهلیت را پسند کردم - پس امروز توقع سفارش از که توان داشت
چون بادشاه و وزیر هر دواز کسی ناخوش باشند - بیچاره آواره دشت او بار گردد - غرض
که در دوستی رند و عمر و دشمن خدا و رسول مجتبی شدن، بر نفس خود ستم کردن است -

[رقعه ۷۲]

حق تعالی در حق کافران فرموده ختم الله على قلوبهم و على سمعهم و على
ابصارهم غشاوة - یعنی مهر کرده است خدای تعالی بر دلهای ایشان و گوشهای ایشان و

بر چشم اینها پرده است - مراد ازین کلام این که اینها قوت ادراک ندارند تا نسبت را از بدعت ضلالت ممتاز کنند و آیات کلام ربانی ، و احادیث نبوی بسمع قبول نمی شنوند و پرده چشم اشارتست بکوری و کنج بینی جمع که آن شمائل محموده و آن خصائل پسندیده سرور کونی را معان نظر نگاه نمیکنند - اگر بهره از تمیز و گوش شنوا و دیده بینا داشتندی از راه خود بینی و خود پسندی برآمده - قدم در جاده تقلید وی گذاشتند - والسلام

[رقعه ۷۳]

فرزند سعادت مند را ظاهر باد بعضی از جهلا میگویند که چون آن یک فعل شرع از ما عمداً یا سهواً متروک شد - دیگری نیز دانسته از دست دادیم و این سخن اینها مایه ضلالت و نادانی است - چه هیچ مرد عاقل حرمان بر حرمان و شقاوت بر شقاوت بآرزو نخواهد بلکه بتدارک مافات پردازد و دیگر از عادات و مسیر آن برگزیده رب العالمین علیه السلام [۳۲] هر یکی چندان برکت و میمنت دارد که چون بحسنت اراده آن را بعمل آرند - عروض و ثقی نجات ابد من می تواند شد - کسی که وصف حال او کریمه و ما ينطق عن الهوى بوده باشد نتیجه امتثال امر او چه خواهد بود -

[رقعه ۷۴]

برادر عزیز القدر را صلاح و فلاح نصیب باد - بدانکه سیرت را انبیا علی انبیا علیهم و الصلوة و السلام انموذج مرضیات الهی است - لهذا در روز غرق شدن فرعون و اتباع او آن یک مسخره که کلاه بر سر و پیراهن در بر و عصا در دست در مشی و حرکت تقلید موسی کردی - باوجود آن که منظور او جز سخریه به امری دیگر نبود در دریای نیل با همپراپیان غرق نشد - مولوی جامی از این قصه عجیب خبر میدهد

نشد آن مسخره هلاک ز ۲۱ غرق	ریخت موسی ز درد خاک بفرق
کای نمکو کار ازین قبه کردار	از همه بیش دیده ام آزار
وین ۲۲ بدین مکرمت چه ارزنده است	که همه مرده اند و او زنده است
گفت حق کای گزیده ولی یک چند	ساختی با تو خویش را مانند
هر که بپر صورت گزیده ماست	بعذاب مخالفان نرساست
آن تشیه که از عداوت خاست	بین که چون مرگ کاه و گمرفزاست

و آنچه ۲۳ از محض دوستی خیزد کس چه داند که تا چه انگیزد
من تشبه بقوم فهو منهم حدیث صحیح است زیاده توفیق رفیق باد

[رقعه ۷۵]

محب صادق را واضح باد که خلوت در انجمن و سفر در وطن امریست - بغایت صعب که
جز بذل جهد موفور و رهبری مرشد کامل دست ندهد - پرده غفلت از میان برداشته
با وجود آمیزش [۳۳] با مخلوق دل با خالق متوجه باید داشت که دست درکار و دل با یار
بودن وظیفه دائمی ارباب طریقت است -

[رقعه ۷۶]

برادر عزیز القدر را مبرهن باد - آن دنیا داری مایه مذلت و خواری ست که شخص
را از حصول آن ناز و تنعم نفس خودش متصور بود - اگر خدمت اهل و عیال و برادران
شکسته حال مطح نظر او باشد ، طلب دنیا در حق او عیب نیست - و مکن احتیاط باید کرد
- تا باده دولت که مرد آزماست مست و مدهوش نکند - در صورت بی فکری این معنی
مال از یکی گرفته بدیگری بخشیدن خوش میانجی گری است - واسطه شو خوشنماست
منت کرم داشتن - والسلام

[رقعه ۷۷]

فرزند دلبنده را ظاهر باد که از کریمه ان الله لا یضیع اجر المحسنین ظاهر و هویدا
ست که در سرکار ملک السموات والارض نیکی نکوکاران ضائع نشود بلکه محسن را در
برابر یک احسان ده چندان دهند - در نفع این تجارت و سود این سودا شک را راه نیست
- نیک بخت سودا گر یکه بقوائد و عوائد این سودا دل نهد - والسلام

[رقعه ۷۸]

برادر عزیز القدر را مبرهن خاطر باد که عمارت عالی شان دین را بحکم رب
العالمین حضرت ختم المرسلین صلی الله علیه وآله و سلم اساس نهاده نیکو ظاهر است
که انقراض دهور و امتداد ایام در سائر ابنیه ضعف و فتور پیدا می کند - پس هر که در آخر
زمان در ترمیم آن بنیان عالیشان بدل و جان سرگرم باشد - در ظل آن بفرغ بال روزگار
بسربرد و هر که العیاذ بالله در قلع و پدم آن [۳۴] کوشد ، فی الواقع زیان خود میکند

فرزند عزیز را معلوم باد که چون کدیور در باغ و بوستان نهال پای نوشانده را باب شیرین پیرورد گل مراد و ثمر آرزو او را بدست آید - هم چنان که کسی که در دنیا که مزرع آخرت است گلشن اوضاع سلف صالح را میرایی کند در دنیا برخوردار و در عقبی فیروز و رستگار باشد - اگر خلاف این شیوه ورزد و باغ را ویران کند نه خلف باشد نه پیرو سلف زیاده توفیق رفیق باد -

برادر عزیز القدر را اعلام آن که ملازمة الملوک نصف السلوک قول مشائخ است و مراد ازین کلام اینکه به نیت خدمت عباد الله ملازم درگاه سلطان بودن نیمه سلوم راه ملک الملک است - اگر مقصود انسان از تقرب بزرگان محض حب جاه بود یا خیال هوا خواهی خلائق در دل نداشته باشد - در حق او صحبت و تقرب بزرگان مضرت خار مگیلان دارد.

فرزند دلبنده را واضح باد که چون کارپردازان قضا و قدر یونس پیغمبر علیه السلام را بیاد اخراه اندک شتاب زدگی در امری از کثیت در دریا انداخته - در زندان شکم ماهی او را بند کرد از ضیق مکان نفس او تنگی کرد. دانست که غرغرة الموت است گفتن گرفت لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین بهمین انابت در رحمت بروی بازگشت - ازان قبد خانه تاریک او را اخلاص کردند و برای هدایت قریب لک آدمی فرستادند - و از بهر دفع هر مشکل و رهائی عزیزان از زندان ورد این آیه مجرب مشائخ طریقت است. [۲۵]

فرزند ارجمند را ظاهر باد که بخلافت میفرد دنیاوی سفر آخرت صورت بازگشت ندارد - وهم در میان راه توشه نتوان کرد - لاجرم باید که به یک بارگی ازین سپنجی سرای نانی توشه جاودان با خود بریم و حق تعالی در قرآن شریف فرموده تزودوا فان خیر الزاد القتوا - یعنی بهر تین توشه سفر ملک عقبی زهد و پرهیزگاری است

برادر عزیز القدر را مبرهن باد که قادر یکی آتش نمرود را بر خلیل خود حضرت ابراهیم علی نبینا علیه الصلوة و السلام نمودار گلشن کرد و در طوفان عام سفینه حضرت نوح را از غرق نگهداشت - در بی کسان را بی درمان نخواهد گشت - بنده را چه محنت شدید و مشکل قوی پیش آید که بعد مناجات بدرگاه قاضی الحاجات مندفع و آسان نگردد - امن یجیب المضطر از دعا فرمود یعنی مراد حاجت مند جز تعالی که می برآرد - پس بالیقین اعتقاد باید کرد - که هر مشکلی که از وی تعالی حل نشود کثود لی نیست و هر نعمتی که او ارزانی ندارد بخشود لی نه

فرزند دلبد را واضح باد که حق تعالی در قرآن مجید فرمود ابتغوا الیه الوسيلة مراد از آیه کریمه این که در راه دین بخود کامی گامی نباید نهاد بلکه مرشد کامل بدست آورده او را خضر راه خود باید کرد که هر که در راه نادیده تنها ردد خرج راه گردد - نخستین سائر بندگان الهی را بهترین وسیله بسوی درگاه ایزدی وسیله حضرت سید البشر است - صلی الله علیه و آله وسلم

خلاف پیمبر کسی ره گزید که هرگز بمنزل نخواهد رسید
محالت سعدی که راه صفا توان رفت جز در پی مصطفی
[۳۶] بعد آنحضرت علیه السلام آن گرام و اصحاب عظامش و مقتدای انام باشند . تبعیت ایشان عین تبعیت سید المرسلین است - والله الموفق والعین

برادر عزیز القدر را مبرهن باد - در مذهب ارباب طریقت یک نفس بی یاد خدا بر آوردن کفرست - آری هر دم با یار جانی دمساز باید بود و بر مضوعا صبیغ او تعالی عارفانهدیده بایدکشورد - عارف نامی مولوی جامی میفرماید
بسکه در جان نگار و چشم بیدارم توئی هر که پیدا می شود از دور پندارم توئی
از ناصیه اغیار انوار جمال یار مشاهده کردن دلیل بلند نظری است و برهان والا
گوهری -

[رقعه ۸۶]

فرزند ارجمند را واضح باد که حضرت عالمیان صوفیه نوشته اند که توحید بر دو ستم است - یکی توحید علمی و آن چنان بود که عارف از سیر موجودات پی بواجب الوجود برد و از تماشای مصنوعات صانع حقیقی را یاد کند - دوم توحید محال و این اعلی مرتبه توحید است و آن چنان باشد که عارف در نهی ما میوئی الله چندان کامل گردد که حجاب خویش بینی از میان بردار - علماء نوشته اند که حضرت سید البشر علیه السلام باین مقام برتر رسیده بود - بنابر آن پایه رفیع روزی که از جورکنار در غار نهان شد - یار غار را از بهر تسلی گفت لا تحزن ان الله معنا درین جانخست خدا را یاد کرد - موسی علی نبینا و علیه السلام گفته بود - ان معی ربی سهدین - این جا از عالی جنابی که کلیم الله لقب اوست اولاً لحاظ خود مذکور است - پس معلوم شد که رتبه صاحب تاج لولا ک بس بلند است والسلام -

[رقعه ۸۷]

درست عزیز را واضح باد که تا قطره از خودی خود دست بردار نشد - با محیط اعظم همکنار نگشت - پروانه وارد دل [۳۷] و جان را بر شمع نور باری که همه انوار --- باقتباس اوست نثار باید کردن و در دریای مراتبه آن باید مستغرق شدن .

خواهی که ز توحید دلت گردد شاد	باید که شوی ز بند هستی آزاد
هر چند حجاب آشنائی دریاست	تا محو نشدگرده ز کارش نکشاد

[رقعه ۸۸]

فرزند ارجمند را معلوم باد که بیداری و هوشیاری سرمایه سعادت و اقبال است و غفلت و فراموش کاری نشان جهل و طملا - اگر طالب را اوقات شبانروزی در پاس انفاس بگذرد دولت عظمی باشد - فرق در مسلمان و کافرانی که یکی نفس بشکر خدا و ذکر او بر می آرد و دیگری در گو ضلالت فرو رفته نه لسان شاکر دارد نه قلب ذا کر - الذین یذکرون الله قیاماً و قعود و علی جنوبهم بیان حال مومنان است و لا یذکرون الا قلیلاً ترجمه و حال کافران حاصل این که شغل تسبیح و تهلیل موجب شرف جزیل و دلیل خلت خلیل باشد والسلام

فرزند جگر پیوند را واضح باد که کار پردازان قضا در روز جزا در میان جانوران حد و قصاص جاری کرده - برخی را مثل طاوس و اسپ برای زینت بوستان جنت همچنان زند گزاشته - دیگر مهائیم را خاک کرده در مساحت سرای روضه رضون بیندازند - کفار بدعت شعار را در عالم عذاب و عقاب زندگی و بال جان گردد - هر یکی گوید یالیتنی کنت تراباً یعنی ای کاش امروز خاک بود می تا از [۳۸] شکنجه عذاب خلاص دست می داد - دوستان خدا و پیروان رسول مجتبی را آن روز نعمت بر نعمت می فزاید و بانسام و اکرام بنوازند - والسلام

فرزند ارجمند را معلوم باد فوائد خاکساری نه آن قدر است که بجز تحریر و تقریر در آید - چون دهقان دانه بر زمین می ریزد هر تخمی در خاک نهان شده زاویه خمول اختیار می کند - فایق الحب و النوی او را سرسبز فرموده از حسیض باوج میرساند - اولاً ذره بود مدهوم بعد ازان بنظر خورشید عنایت الهی که خاور و گل پرورد - اوست نهالی و نخلی شد سر بلند ع

سرفرازی بیشتر چون خاکساری بیشتر

برادر عزیز الله را مبرهن باد - در کتب سیر نوشته اند که صاحب تاج لولاک با آن همه جاه و مرتبه که داشت پیوسته خاکسارانه روزگار بسر می برد و بر حکم و ابسط جناحک للمومنین بخوبی عمل می کرد - دلیل کمال شفقت آن پناه بیچارگان این است که در روز محشر درجهم غفیر پیروائی سرفرازی و امتیاز خود نکرده - سر بر خاک عبودیت گذاشته در سجده خدا را ثنا گوید فرمان رسد که سر از سجده بردار و هر چه خواهی بخواه من بعد فتح باب شفاعت کرده - مشکل عاصیان شکسته حال را آسان کند -

محب صادق را مبرهن باد که عیسی علیه السلام آیت خود را فرمود - انی رسول الله الیکم مصداقاً لما بین یدی من التوراته مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد یعنی من مژده میدهم شما را درباره رسول کریمی که پس از من می آید و نام پاک او [۳۹]

محمد علیه الصلوة والسلام است - آنها از فرط غفلت سخن آن بزرگوار را قبول نداشتند و از وادی شک قوم بیرون نگذاشتند - ادنی درجه اطاعت این باشد که تابع سخن متبوع خود باور داشته - شبه و وسواس را بخاطر راه ندهد و طریق انحراف نه پیماید - برادران ما را که محمدیان می گویند باید که حکایت مذکور بیاد داشته در کار خویش هوشیار باشند و هر چه حضرت خاتم از خداوند عالم آورد یا باجتهاد خود فرمود آن را تصدیق کرده در تبعیت او کوشند - والله الموفق والمعين .

[رقعه ۹۳]

برادر بجان برابر را ظاهر باد که چون آیه کریمه و لسوف یعطیک ربک فترخی نازل شد - آنحضرت علیه السلام که حریص بالمومنین روف رحیم و صف حال اوست فرمود هرگز راضی نشوم تا آن که یک یک از امت من آمرزیده نشود بخشنده گناه او تعالی است - سفارش حبیب خود واسطه آمرزش کرد تا سایر بندگان معلوم کنند که تقرب او بدرگاه کبریا چه قدر تست - کاری که از انبیای اولوالعزم صورت نه بندد از رسول آخر زمان انصرام و سرانجام یابد - در دنیا هدایت کرد و در آخر شفاعت خواهد نمود - محبت و اطاعت او را بر خود لازم کرده - فرمان بردار او باید بود - والسلام

[رقعه ۹۴]

فرزند را معلوم باد که بحکم اختلاف الائمة رحمة للامد [۴۰] خلانیکه در اجتهادات مجتهدین اربعه واقع شده ناشی از رحمت الهی است - اگر دائره تقلید را وسعت نبودی بر خاص و عام کار تنگ آمدی - بسیاری از ابنای روزگار که میان سیاه و سپید امتیاز ندارند و آداب آبدست بخوبی نمی دانند - می گوید که حنفی المذهب ایم تقلید شافعی ما را نمی زیبد - تعصب این غلط کاران بی خبر شان گمراهی و ضلالت است - مثال هر یکی از ائمه سلف مثل آفتاب عالمتاب است هر ذره که با اینها نرد عشق بازد سنگ سپاه دل او لعل بدخشانی گردد.

[رقعه ۹۵]

برادر عزیز القدر را واضح باد که در مشاجرات صحابه نظر کردن و باوجود بی خبری و بی تمیزی دم داوری زدن خود را گو ضلالت افگندن و در زنجیر آهنین مواخذة اخروی گرفتار کردن است - چون آنها شرف صحبت خیر البشر ادراک کردند مقتدای و

پیشوای جهانیان شدند - اصحابی کالنجوم غازه رخساره حال ایشان است - ما و شما آن
بزرگان را ندیده ایم و آن چه درباره ایشان مخالفین بی ادیبانه نوشته اند قابل اعتبار
نخواهد بود - ممدوح و مقبول خیر البشر صلی الله علیه و آله و سلم لایق تکریم و
تحسین باشد نه سزاوار سرزنش و نفرین.

[رقعه ۹۶]

برادر عزیز القدر را معلوم باد که از صحبت اغنیا اجتناب کردن و در آمیزش بافقا
خوش وقت بودن سنت سنیّه حضرت خیرالوری علیه السلام است - وقتی نابینائی
شکسته حال که شایق کلام الهی بودی عرصه کش افتان و خیزان بخدمت خواجه دوران
آمد خود بدولت بااغنیای [۴۱] مکه صحبت داشته پند و موعظت می فرمودند ، بسوی
آن نابینا چندان میل نکردند - بیچاره دل تنگ شده بازگشت - سورد کونین در معرض
خطاب خداوند عالم در آمد سپس بخانه او روان شده - او را در کنار گرفت و زبان
معذورت بکشاد - دیگر تا زندگی هر مسکین شکسته حال را دوست داشتی و بسوئی
اهل ثروت و مکنت کمتر پرداختی سیرت او دستور العمل پیروان او باد -

[رقعه ۹۷]

محب صادق را معلوم باد که تا دل آدمی پیر غم نشود - دیده او پر نم نشود
ای خوشا چشمی که آن گریان اوست وی همایون دل که آن بریان اوست
گریه را نزدیک حق بس قدرهاست وان بها کانجاست زاری را کجاست
آخر هر گریه را خنده ایست مرد آخر بین مبارک بنده ایست
ارباب دانش نوشته اند که رنج امروز موجب راحت فردا و راحت امروز سبب رنج
فردا باشد - اگر بغور نگاه کنند این اصل را فروع بسیار است - سخنی است که آن را بر
اوج ضمیر نقش کا گجر سازند و تن بمحنت و سختی امروز در داده به تهیه سامان عشرت
فردا پردازند - والسلام

[رقعه ۹۸]

برادر عزیز القدر را واضح باد که در عالمی که جگر گوشه رسول حضرت بتول
علی ایها وعلیهما الصلوة والسلام در تیمار پدر بسیار سرگرم بود - ملک الموت بشکل
آدمی بر در آمد و رخصت [۴۲] داخل شدن خواسته سید نساء اهل جنت گفت که پدر

بزرگوار در کار خود مشغول است - فرصت دید وادید ندارد - فرشته بر اجازه احراز کرد - حضرت علیه السلام خبردار شد و فرمود ای فاطمه میدانی که با که حرف میزنی گفت " الله و رسوله اعلم فرمود این کس قاطع رشته امید انسان و بیوه کننده زنان و یتیم کننده فرزندان است - او را دستور ده تا در آید " پس ملک در دولت سرای خواجه دوسرا آمده باسترضای آنحضرت بقبض روح پر فتوح او پرداخت و جهان روشن را در چشم عالمیان تیره ساخت - انا لله و انا الیه راجعون

[رقعه ۹۹]

فرزند دل‌بند را مبرهن باد - مورخین نوشته اند که در سائر بندگان الهی چهار کس را در عهد خودشان در گریه و زاری نظیر و مانند نبوده است - یکی آدم صلی الله علی السلام بعد حرمان از سیر روضه رضوان ، دوم حضرت یوسف در گوشه زندان ، سیوم زهرا بتول در فراق رسول ، چهارن عابد مغموم بعد شهادت پدر مظلوم - خداوند ذره ازان در دوالم و قطره ازان دریای غم نصیب ما کن تا با لب خشک و دیده تر و دل بریان بسر بریم - هم روز رستخیز با دیده نمناک از خاک برخیزیم .
بمحشر از غم عشق تو آنچنان گیرم کز آن دیده من چشمه ها روان گردد

[رقعه ۱۰۰]

محب صادق را [۴۳] ظاهر باد که در زمان باستان تنگ دستان دیار عرب فرزندان عزیز خود را می کشتند تا از محنت پرورش آنها نجات دست دهد - پروردگار عالم بعد از بعثت حضرت خیر الوری آن جاملان سیه کار ستمگار را ازین کرد از نازیبا منع می فرماید - ولا تقتلوا اولادکم خشیه املاق نحن نرزقهم وایا کم یعنی به بیم درویشی فرزندان خود را مکشید ما خود روز بی دهیم - آنها را و شما را مقصود از ایراد این ماجرای عجیب این است که آدمی را باید که از رزاقیت الهی نومید نگردد.

[رقعه ۱۰۱]

برادر عزیز القدر را واضح باد که از آیه کریمه و ما من دابته فی الارض الا علی الله رزقها چنان روشن می شود که قادری که اضاف ذی حیات را از کتم عدم به پیشگاه وجود موجود کرد - از فائده احسان و مرحمت و خوان الوان نعمت خود محروم نداشته و نخواهد داشت - پس انسان ضعیف و البنیان را در تلاش رزق محنت شاقه چرا باید

کشید و تن بمذلت و خواری چرا باید داد - این جا منع کسب مراد نیست و لیکن سرزنش
حریصان زیاده طلب مقصود است -
گر ز دین را با آسمان دوزی ندهندت زیاده از روزی

[رقعه ۱۰۲]

برادر عزیز القدر را معلوم باد که اگر آدمی کوتاه [۴۴] حوصله بعلم الیقین بدان که
آفریدگار عالم بضفت رزاقی و کارسازی متصف است - چرا مغلوب حرص و زبردست
طمع گشته در بدر گردد - روز و شب در تلاش روزی که کلید در آن در دست روزی برسان
است - تضييع اوقات نباید کرد - یوم جدید و رزق جدید یعنی چون امروز بگذرد و فردا
آید هر روزی خوار را حصه بقدر جثه اش ارزانی دارند -
بی مگس هرگز نماند عنکبوت رزق را روزی رسان پرمی دهد

[رقعه ۱۰۳]

فرزند ارجمند را معلوم باد که چون آدمی بسیار طلبی را شعار خود سازد بحکم
الحریص محروم از آنچه او را باید و شاید مهجور و بی نصیب ماند - وصیت دانش مندان
عاقبت اندیش این است که تابع هوا و هوس نباشیم و عمر کوتاه در طول اصل
صنایع نکنیم -
کار دنیا کسی تمام نکرد هر چه گیرید مختصر گیرید

[رقعه ۱۰۴]

فرزند ارجمند را واضح باد که بعد تلاوت مصحف مجید قرأت دلائل الخیرات
موجب انواع خیر و برکات است - در حدیث شریف آمده که خواندن درود بر صاحب
مقام محمود موجب فراخی رزق و دفع هموم و غموم باشد - و در آیه کریمه ان الله و
ملائکته یصلون علی النبی یا ایها الذین آمنوا صلوا علیه و سلموا تسلیماً [۴۵] حضرت
باری جل شانہ افراد زمره مومنین را بخواندن درود اتحاف تحفه تحیت بدرگاه رسالت
پناه امر میفرماید - اللهم صل و سلم علی حبیبک شفیع المذنبین سید المرسلین محمدن
المصطفی صلوٰة و سلاماً لا یحصى عددهما و لا یقطع مدهما آمین.

بتاریخ ششم ربیع الاول ۱۲۸۶ هجری مقدسه روز جمعه در بلدة فرخنده بنیاد حیدرآباد
منقول گردید

تعلیقات

تعلیقات

۱۔ غالباً یہ رقعہ واصف نے اپنے مرشد مولوی سید جام عالم کے نام تحریر کیا ہے۔ ان کا ذکر بذیل (۲) درج ہے۔

۲۔ خود واصف نے اپنے تحریر کردہ تذکرہ ”حقیقتہ المرام“ میں ان کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

”مولوی جام عالم‘ سید قدر عالم کے صاحبزادے اور نھرنگر کے سادات سے تھے۔ ان کا عرف جامی تھا۔ آپ بڑے فصیح و بلیغ واعظ تھے۔ شرعی علوم کی تعلیم آپ نے مولوی عبدالودود سے حاصل فرمائی۔ آپ بڑے ذکی اور فہیم تھے۔ سرکاری محکمہ افتاء کے مفتی بھی تھے۔ علم طریقت میں آپ والد ماجد اور جد امجد سے مستفیض ہوئے۔ میں آپ کی بارگاہ.... میں حاضر ہوا اور آپ کا وعظ سنا، بیعت بھی کی۔ آپ بڑے شیخ، صالح، سنت نبویؐ کے قبیح تھے۔“

اردو ترجمہ: سخاوت مرزا، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۲ء، ص ۳۱

شاہ قدر عالم صوفی مشرف اور عالم و فاضل بزرگ تھے۔ اور شاعری میں بھی امتیاز رکھتے تھے۔ ان سے ایک ضخیم مثنوی ”نقد محفوظ خانی“ یادگار ہے، جو ۱۱۹۶ھ/ ۱۷۸۱ء تا ۱۲۱۳ھ/ ۱۸۹۸ء کے درمیانی عرصے میں تخلیق ہوئی۔ مثنوی اور صاحب مثنوی کا ذکر اور ماخذ کا حوالہ مولانا ظہیر احمد باقوی راہی فدائی ”کڈپہ میں اردو“ (مدرسہ ۱۹۹۲ء) ص ۵۰-۵۸ میں موجود ہے، ونیز سید نصیر الدین ہاشمی ”کتب خانہ نواب سالار جنگ کے اردو

مخطوطات کی فہرست" (حیدر آباد دکن ۱۹۶۷ء) ص ۷۹-۸۱ "حقیقتہ الہرام" میں واصف نے مولوی بدر عالم کا ذکر کیا ہے کہ وہ نثر نگار کے مشائخ اور "مولانا سید جام عالم واعظ کے بزرگ تھے"۔ ص ۲۹۔ جب کہ محمد یوسف کوکن نے سید جام عالم کو بدر عالم کا نبیرہ تحریر کیا ہے:

"ARABIC AND PERSIAN IN CARNATIC" (1710-1960) مطبوعہ 'مدراس' ۱۹۷۴ء ص ۴۰۴ جام عالم کے ایک استاد مولوی سید عبوالودود کا ذکر بھی واصف نے اپنے تذکرہ میں کیا ہے۔

نثر نگار 'ترچنا پٹی (مدراس) کا ایک قصبہ ہے۔ اس کا اصل نام عربی لفظ "نظہر" کی تبدیل شدہ صورت ہے۔ یہ قصبہ ایک صوفی بزرگ "نظہر بیگ عالم" (متوفی ۱۲۲۵ء) کے

نام پر آباد ہوا جو یہاں مدفون ہیں۔ بحوالہ سی ڈی میک لین (C.D. MACLEAN) "GLOSSARY OF THE MADRAS PRESIDENCY" مطبوعہ ۱۸۹۳ء اشاعت ثانی، دہلی ۱۹۸۲ء ص ۶۰۳۔ یہ شہر مدراس سے کوئی دو سو میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس کی سرحدیں شمال میں جنوبی ارکاٹ سے اور مشرق میں ضلع تنجاور سے ملی ہوئی ہیں۔ کرناٹک کے متعدد عمائدین کی قبریں "نظہر صاحب کی درگاہ" میں واقع ہیں۔ بحوالہ "GAZETTEER OF SOUTHERN INDIA" (مدراس ۱۸۵۵ء) ص ۳۴۳-۳۴۵۔ اگرچہ انھیں "نظہر ولی" کے نام سے شہرت ہوئی لیکن ان کا نام مظہر ولی یا خواجہ مظہر الدین تھا۔ اصلاً "ایران سے تعلق تھا" لیکن جنوبی ہند میں اشاعت اسلام کا فریضہ انجام دیا۔ تفصیلات کے لیے: شیخ محمد اکرام "آب کوثر" (۱۱ ہور، ۱۹۷۵ء) ص ۳۵۷-۳۵۹۔ ان کی عقیدت میں شعراء نے مثنویاں لکھیں اور ان کے حالات اور اشاعت اسلام کی تفصیلات بیان کیں۔ مثلاً غلام نظہر بیگ نے "قصہ نظہر ولی" تخلیق کیا جس کا مخطوطہ "کتب خانہ رحمانیہ" (مدراس) میں موجود ہے۔ اور اق ۶۳ شمارہ ترتیب ۲۰۴۶ بحوالہ 'ڈاکٹر محمد غوث' "کتب خانہ رحمانیہ کے اردو مخطوطات" (مدراس ۱۹۸۹ء) ص ۱۶

۳۔ غالباً یہاں ملا عبدالعلی بحر العلوم فرنگی معلی (متوفی ۱۸۱۹ء) کی فارسی تصنیف مراد ہے جو بعد میں ۱۲۹۹ھ / ۱۸۹۹ء میں "لیتھو پریس ہندوستان" سے شائع ہوئی۔۔۔ بحوالہ "فہرست کتابائے چالی فارسی" خانباہا مشار (تہران، ۱۳۵۰ش) جلد ۱ ص ۱۳۳۵۔ ممکن ہے

اس تصنیف کا قلمی نسخہ ہی پیش نظر ہو۔ ملا بحر العلوم نے یہ کتاب نواب کرناٹک انور الدین خان بہادر کی فرمائش پر تصنیف کی تھی اور یہ ان ہی کے نام سے معنون ہے۔

-۳

غالباً یہ تیسرا رقعہ بھی مولوی سید جام عالم کے نام تحریر کیا گیا ہے۔

ممكن ہے اس کا کوئی قلمی نسخہ ان کے پیش نظر ہو، ویسے یہ ان کی عمر کے عین آخر ۱۲۹۰ھ / ۱۸۷۳ء میں لکھنؤ سے شائع ہوا۔ جب کہ واصف نے یہ رقعات ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۲ء سے قبل تحریر کیے تھے۔

-۵

۱۷۰۳ء - ۱۷۶۲ء

-۶

ان کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا۔

-۷

صفات و اخلاق پسندیدہ کے موضوع پر حسین واعظ کاشفی کی معروف فارسی تصنیف 'جو ۹۰۰ھ میں تحریر ہوئی۔ ایران سے زیادہ اسے ہندوستان میں قبولیت حاصل ہوئی اور اس کے تراجم اردو میں بھی ہوئے۔ خود واصف نے اس کے چند ابواب کا ایک ترجمہ "تہذیب الاخلاق" کے نام سے کیا، جو مدراس سے ۱۲۷۸ھ میں شائع ہوا۔

-۸

شیخ احمد سرہندی، ۱۵۶۳ء - ۱۶۲۳ء

-۹

یہاں اس رقعہ میں اور اگلے رقعہ ۳۲ میں چند الفاظ جلد کی سلائی میں متاثر ہو گئے ہیں، جنہیں مطبوعہ نسخہ کے مطابق یہاں قوسین میں درج کیا گیا ہے۔

-۱۰

مکتوبات مجدد الف ثانی کے دفتر دوم کو خواجہ عبدالحی نے خواجہ محمد معصوم کی ایما پر "نور الخلائق" کے نام سے مرتب کیا تھا۔ یہ دفتر جو ۱۶۱۹ء سے قبل مرتب ہو چکا تھا، ۹۹ خطوط پر مشتمل ہے۔ اس کی ایک قدیم اشاعت لکھنؤ سے ۱۸۷۷ء میں ہوئی۔

-۱۱

حکمت و اخلاق پر معروف فارسی تصنیف 'جسے خواجہ نصیر الدین طوسی نے ۶۳۳ھ کے آس پاس تحریر کیا۔ بارہا شائع ہو چکی ہے اور اردو میں بھی ترجمہ ہوئی۔

-۱۲

پورا نام "لوامع الاشراف فی مکارم الاخلاق" ہے اور "اخلاق جلالی" کے نام سے معروف ہے۔ اسے جلال الدین محمد بن اسعد الدوانی نے فارسی میں نویں صدی ہجری کے نصف دوم میں تصنیف کیا تھا۔ اردو میں بھی ترجمہ ہو چکی ہے۔ مثلاً اس کا ایک قدیم ترجمہ مطبع العلوم (دہلی) سے ۱۸۵۲ء میں شائع ہوا۔ بحوالہ: عتیق صدیقی "صوبہ شمال مغربی کے

-۱۳

اخبارات و مطبوعات" (علی گڑھ، ۱۹۶۲ء) ص ۱۸۹، ۱۹۱

- ۱۴۔ سخاوت مرزا نے ”حقیقتہ المرام“ کے دیباچہ میں واصف کی تصانیف کے ذیل میں ”تحسین الاخلاق“ کا ذکر ایسی تصانیف کے ساتھ کیا ہے، جن کا انھیں پتہ نہیں چل سکا تھا۔
- ۱۵۔ نور الدین عبدالرحمن جامی (۱۴۱۳ء - ۱۴۹۲ء) فارسی کے ممتاز شاعر اور ادیب۔
- ۱۶۔ جامی کی معروف مثنویوں میں سے ایک، جسے اس نے ”حقیقہ سنائی“ کے طرز میں تخلیق کیا تھا۔ یہ تین حصوں کا مجموعہ ہے: پہلا حصہ شرح احادیث اور مسائل تصوف و عرفان پر، دوسرا بصورت تمثیل، عشق حقیقی و مجازی کی اقسام کی تشریح پر، اور تیسرا، حکایات شاہان اور آئین ملک داری وغیرہ پر مشتمل ہے۔
- ۱۷۔ وآن در = ”سلسلہ الذہب“ مشمولہ: مثنوی، ”ہفت اورنگ“ مرتبہ آقا مرتضیٰ اور مدرس گیلانی، تہران ۱۳۶۱ء، ص ۱۱۳
- ۱۸۔ مولانا جلال الدین رومی، متوفی ۶۷۲ھ / ۱۲۷۳ء، ممتاز و معروف شاعر و حکیم۔
- ۱۹۔ مولانا رومی کی معروف تخلیق ”مثنوی معنوی“۔
- ۲۰۔ لے = مثنوی، دفتر سوم، مرتبہ نلکسن، آر اے (Nicholson- R.A) جلد سوم، مطبوعہ لندن ۱۹۲۹ء، ص ۱۷۷
- ۲۱۔ از = آقا مرتضیٰ، ص ۲۵۷
- ۲۲۔ وے۔ ایضاً
- ۲۳۔ آل کہ = ایضاً

شجره

خاندان محمد مہدی واصف

شیخ عارف شادی آبادی (مانڈو)

حافظ شیخ محمد معروف بڑا پوری

محمد عارف الدین خاں رونق ندرا سی
(۱۸۵۳ء - ۱۷۷۸ء)

معین الدین زور آور علی خاں

محمد مہدی واصف

مولوی حمید الدین
(اولد)

حافظ رشید الدین
(اولد)

غلام زین العابدین خاں

عظیم الدین خاں

غلام دستگیر خاں

مولوی معروف علی شاہ فدا

مبارز الدین خاں

محمود علی خاں

نواب محی الدین یار جنگ

شاہ ہدایت محی الدین خاں فدا

میردلاور علی خاں

زین العابدین خاں

شاہ محی الدین خاں مفتون

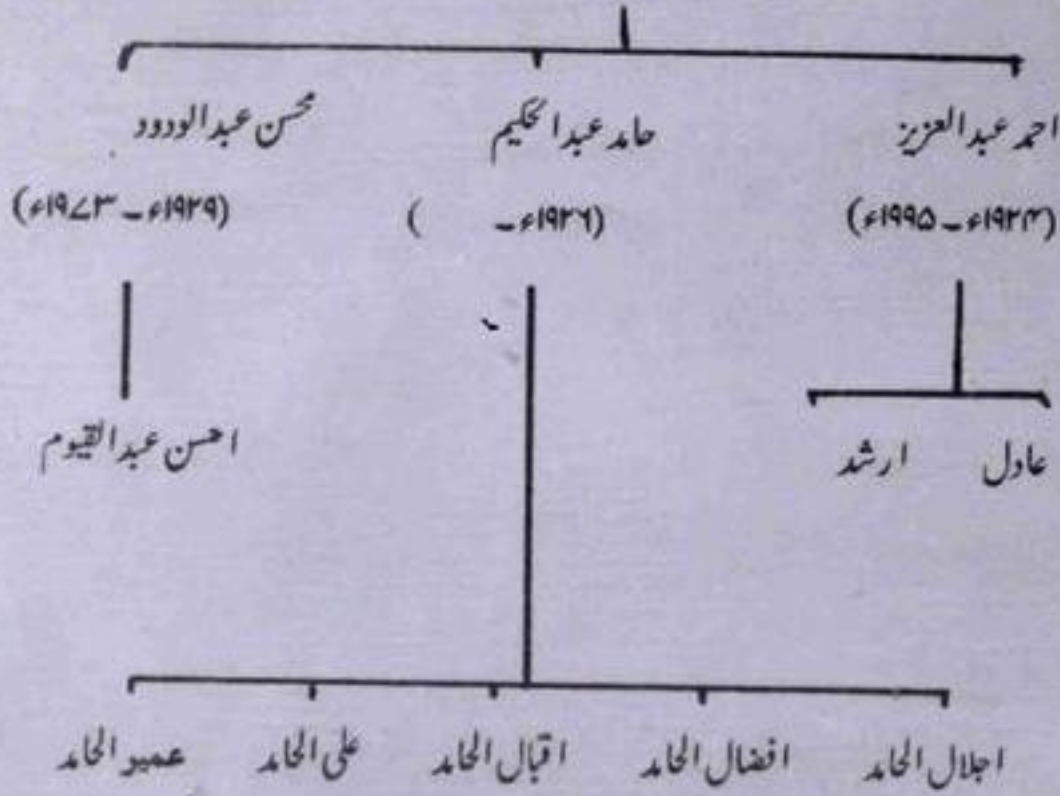
اگلے صفحے پر

(91A6N - 91A0P)



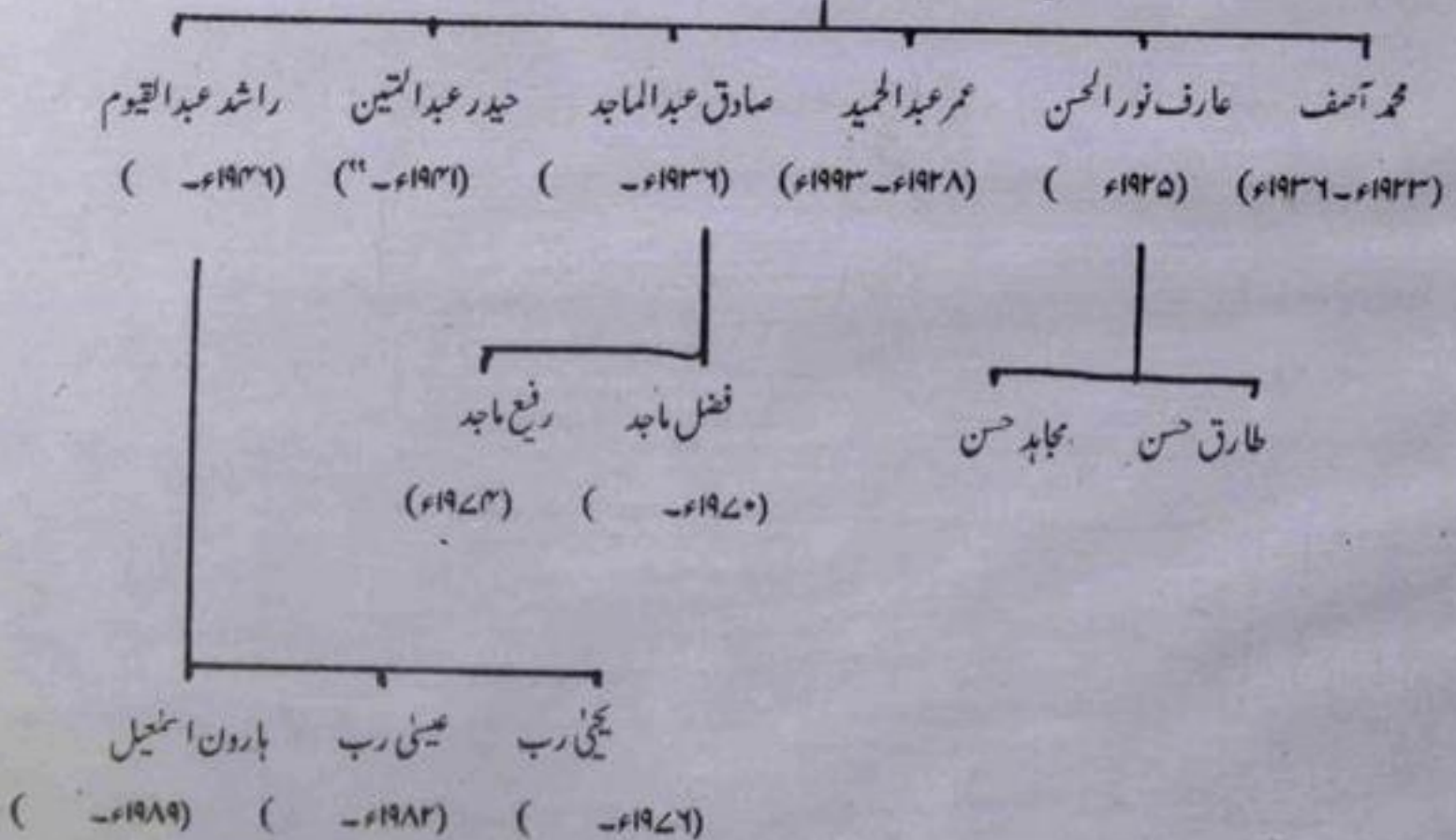
عبدالرحمن

(? - ١٩٥٠)



ملا عبد الباسط

(١٨٨٤ - ١٩٤٦)



ڈاکٹر معین الدین عقیل کی دیگر مطبوعات

تصنیفات

پاکستانی زبان و ادب: مسائل و مناظر (لاہور)

جہات جہد آزادی (لاہور)

امیر خسرو: فرد اور تاریخ (کراچی)

پاکستانی غزل: تشکیلی دور کے رویے اور رجحانات (کراچی)

نوادرات ادب (لاہور)

پاکستان میں اردو ادب: محرکات اور رجحانات کا تشکیلی دور (کراچی)

اقبال اور جدید دنیائے اسلام مسائل، افکار، اور تحریکات (لاہور)

تحریک آزادی میں اردو کا حصہ (کراچی)

پاکستان میں اردو تحقیق، موضوعات اور معیار (کراچی)

سلطنت، بہمنیہ اور ایران کے علمی و تمدنی روابط (کراچی)

تحریک آزادی اور مملکت حیدر آباد (کراچی)

تحریک پاکستان کا تعلیمی پس منظر (لاہور)

مسلمانوں کی جدوجہد آزادی، مسائل، افکار، اور تحریکات (لاہور)

تحریک پاکستان اور مولانا مودودی (کراچی)

IQBAL, FROM FINITE TO INFINITE:

Evolution of the Concept of Muslim

Nationalism in British India.

تالیفات

- ”فتح نامہ ٹیپو سلطان“ (کراچی)
بیاض رنجور: نظم آبادی (پٹنہ، بھارت)
سقوط حیدر آباد (کراچی اور حیدر آباد دکن)
کلام رنجور: رنجور: نظم آبادی کے کلام کی اولین اشاعت (پٹنہ، بھارت)
بتی کہانی: اردو کی اولین نسوانی خودنوشت (حیدر آباد، سندھ)
مدح و قدح دکن: ادب و شعر میں تاریخ و تمدن دکن کی جھلکیاں (کراچی)
دکن کا عہد اسلامی: ایک منتخب کتابیات (کراچی)
کلام نیرنگ: میر غلام بھیک نیرنگ اور ان کا کلام (کراچی)
ایک نادر سفرنامہ: دکن کے اہم مقامات کے احوال و کوائف (کراچی)
اشاریہ کلام فیض (کراچی و دہلی)
ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی ”ایک کتابیات (اسلام آباد)
منتخبات اخبار اردو (اسلام آباد)
منتخبات اردو نامہ (اسلام آباد)

